# اللہ تعالیٰ اورشیطان کاایک دوسرے کو چیلنج

اس کا جواب اورتفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔۔

خواتین وحضرات

اسلام وعلیکم

انسان کے بارے میں االلہ تعالیٰ اورشیطان نے ایک دوسرے کوکیا چیلنج دیا ہے۔اس کی مکمل تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔قرآن پاک سے یہ مکمل مکالمے چھ مختلف مقامات سے پیش خدمت ہیں۔مکالموں میں آنے والے مشکل لفاظ کے نیچے نشان لگاؤں گی۔اوراُس کا جواب اورتفصیل قرآن پاک سے دکھاؤں گی۔تاکہ مکالمے آپ پراچھی طرح واضح ہوجائیں۔اوراللہ تعالیٰ اورشیطان کی گفتگواچھی طرح سمجھ میں آجائے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں۔جن کواللہ تعالیٰ کے صفاتی نام کہا جاتا ہے۔اسی طرح قرآن پاک کے بھی کچھ صفاتی نام ہیں۔ان ناموں میں سے تین نام ہدایت۔سیدھاراستہ۔اورنصیحت بھی ہیں۔جواللہ تعالیٰ اورشیطان کی گفتگو میں آئیں گے۔یادرہے کہ یہ گفتگواُس وقت کی ہے۔جب انسان ابھی زمین پرآبادنہیں ہوا تھا۔البتہ تیاریاں جاری تھیں۔

## پہلا مکالمہ

**سورہ ص۔آیات 71 تا 88۔پارہ 23**

جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔توجب میں اسے درست کردوں۔اوراس میں اپنی روح پھونک دوں توتم اس کے سامنے سجدہ ریز ہوجانا۔چنانچہ سب فرشتوں نے مل کراسے سجدہ کیا۔سوائے ابلیس کے جس نے تکبر کیا۔اورکافروں میں سے ہوگیا۔اللہ تعالیٰ نے کہا۔اے ابلیس جس انسان کومیں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔اسے سجدہ کرنے سے کس بات نے روک دیا۔کیا تونے تکبر کیا۔یا توتھاہی اونچا درجہ رکھنے والوں میں سے۔کہنے لگامیں اس سے بہتر ہوں۔کیونکہ مجھے تونے آگ سے پیدا کیا ہےاوراسے مٹی سے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایانکل جایہاں سےتویقیناً نافرمان ہےاورقیامت کے دن تک تجھ پرمیری لعنت رہے گی۔وہ کہنے لگامیرے رب۔مجھےاس وقت تک مہلت دے جب لوگ دوبارہ اٹھائیں جائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔بے شک تمہیں مہلت دی جاتی ہے۔اُس دن تک جس کاوقت مجھے معلوم ہے۔وہ کہنے لگاتیری عزت کی قسم میں ان سب کوگمراہ کروں گا ۔ سوائے تیرے ان غلاموں کے جنہیں تونے خالص کرلیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بس یہی سچ ہےاورمیں سچ ہی کہتاہوں کہ میں جہنم کوتجھ سےاوران سب سے بھردوں گا۔جوتیری اطاعت کریں گے۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پرتم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اورنہ ہی میں تکلف کررہاہوں یہ قرآن پاک توتمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد تمہیں خودہی اس کی خبرہوجائے گی۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم فرمارہیں ہیں۔ کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ نہ ہی میں کوئی تکلف کررہا ہوں۔ بلکہ یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔ کچھ مدت بعد یعنی قیامت والے دن تمہیں اس بات کا یقین ہوجائے گا کہ قرآن پاک تو اللہ تعالیٰ کی نصیحت تھی۔

ان آیات میں قرآن پاک کو نصیحت کے نام سے پکارا گیا۔ نصیحت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ جو لوگ اللہ تعالی کے خالص غلام ہیں۔ شیطان ان کو گمراہ نہیں کرسکتا۔ جو قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرنے والے ہیں۔ قیامت وا ے دن سب اس بات کو جان لیں گے۔ کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نصیحت تھی۔ اور یہ رسول ﷺ کی تبلیغ تھی۔ آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔ اُس نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ میں سب لوگوں کو گمراہ کر کے رہوں گا۔ سوائے تیرے ان غلاموں کے جن کو تو نے خالص کرلیا ہے۔

خواتین وحضرات۔

(1) گمراہ کسے کہتے ہیں

(2) اور اللہ تعالیٰ کی خالص غلامی کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سوال ۔ گمراہ کسے کہتے ہیں۔

گمراہ کا مطلب ہے۔ جس سے اپنا راستہ گم ہوجائے یعنی سیدھا راستہ گم ہوجائے۔ یعنی وہ اپنے سیدھے راستے سے بے خبر ہوجائے۔

قرآن پاک کے مطابق گمراہ کا مطلب ہے۔ قرآن پاک سے بے خبر ہونا۔ اس کا جواب قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ آل عمران آیت 164 پارہ 4

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔ کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔ جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔ قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔ کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن پاک کھولتے ہیں۔ یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی اور قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم کے ذریعے گمراہی سے نکالا۔ اور ہمیں پاک کیا یعنی ہماری اصلاح کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان تھا۔ کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن پاک کھولتے ہیں۔ یا گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔ اُس نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ میں سب لوگوں کو گمراہ کر کے رہوں گا۔

یعنی قرآن پاک سے بے خبر کر کے رہوں گا۔ یعنی رسول ﷺ کے کام کے برعکس کام کروں گا۔

سوال گمراہ کسے کہتے ہیں۔

گمراہ کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب۔

سورہ نمل۔ آیت 91 کا آخری حصہ تا 92۔ پارہ 20

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں۔ اب جو ہدایت اختیار کرے گا تو اپنے بھلے کیلئے کرے گا۔ اور جو گمراہ رہا تو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اخبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبیؐ قیامت تک آنے والوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور قرآن پاک پڑھنے

کا حکم دیا گیا ہے۔اب جو ہدایت پر آتا ہے تو وہ اپنے بھلے کے لئے آتا ہے۔اور جو گمراہ رہتا ہے۔تو آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں خود بھی قرآن پاک کے فرمانبردار رہے اور ہمیں بھی قرآن پاک کے ہدایت کی فرمانبرداری کا حکم دے رہے ہیں اور اگر کوئی قرآن پاک کی ہدایت حاصل نہیں کرتا اور گمراہ رہتا ہے۔تو اُس سے نبی ﷺ کہہ رہے ہیں۔میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قرآن پاک سے خبردار کرنے والے ہیں۔جبکہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کو چیلنج دیا ہے۔کہ میں لوگوں کو گمراہ کر کے رہوں گا۔یعنی قرآن پاک سے بے خبر کر کے رہوں گا۔

خواتین وحضرات!

اب اگر آپ کو کوئی بھی قرآن پاک سے بے خبر کرے یعنی گمراہ کرنے کی کوشش کرے تو سمجھ لیں۔کہ وہی شیطان ہے۔چاہے وہ آپ کی سگی ماں ہی کیوں نہ ہوں۔

گمراہ کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب۔

سورہ یونس۔آیات 108 تا 109۔پارہ 11

آپ ﷺ کہہ دیجئے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سچ آچکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سچ آچکا ہے اب جو ہدایت حاصل کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اُسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

آپ لوگوں نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں کیونکہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچ پہنچ چکا ہے۔اب جو ہدایت قرآن پاک سے اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو قرآن پاک کی ہدایت اختیار نہیں کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان خود ہی اٹھائے گا۔اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ قیامت آجائے۔دراصل یہ رسول ﷺ کا مکمل خطاب ہے۔جو ہمارے نام ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت پر نہیں ہیں وہ گمراہ ہیں۔اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کے لیے رسول ﷺ صبر کا حکم دے رہیں ہیں ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے بہترین فیصلے کے انتظار کا حکم دے رہے ہیں۔

سوال گمراہ کسے کہتے ہیں

گمراہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا خطاب۔

سورہ ذمر۔ آیت 41۔ پارہ 24

بلاشبہ ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت حاصل کرتا ہے تو وہ اپنے لیے ہی حاصل کرتا ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اُسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کرر ہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اُسی کو ہے اور آپ ﷺ اُن کے وکیل نہیں ہیں۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سن لیا کہ آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں اور یہ جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نام نہاد مسلمانوں کے نام ہے کہ نبی ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک قرآن پاک کا سچ رسول ﷺ کے ذریعے پہنچا دیا ہے ۔ پھر بھی کوئی ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ خود نقصان کا ذمہ دار ہے۔ اور رسول ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔ یعنی قرآن پاک سے بے خبر رہنے والوں کے وکیل رسول ﷺ نہیں ہیں۔

سوال اللہ تعالیٰ کی خالص غلامی کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے جو ہمیں دین سکھا رہے ہیں اور اپنا دین دکھا رہے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔

سورہ زمر۔ آیات 11 تا 20۔ پارہ نمبر 23

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اُس کی غلامی کروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے اُس کا فرما بردار بنوں آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ بیشک مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے کہہ دیجیے۔ کہ میں تو صرف دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے اُس کی غلامی کروں گا تم اس کے سوا جس کی چاہو غلامی کرو کہہ دیجیے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔ خبردار یہی واضح نقصان ہے ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور انکے نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے ۔ یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو ڈراتا ہے اے میرے غلاموں مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور وہ لوگ جو طاغوت کی غلامی سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے ان کے لیے خوشخبری ہے لہٰذا میرے غلاموں کو خوشخبری سنا دو۔ جو کلام کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی بہترین باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی یہی وہ لوگ ہیں جو عقلمند ہیں پھر کیا وہ جس پر عذاب کی بات سچی ہو جائے۔ تو کیا آپ ﷺ اس کو چھڑا سکتے ہیں۔ جو آگ میں ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے ایسے بالا خانے ہونگے جن کے اوپر اور منزلیں ہونگی جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں نبی ﷺ کا خطاب ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی خالص غلامی کروں اور مجھے فرمابردار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میں قیامت کے دن سے ڈرتا ہوں اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔ میں تو خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں گا۔ تم اس کے سوا جس کی چاہو غلامی کرو۔ اصل نقصان والے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے خود کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈالا۔ یاد رکھو یہی بہت بڑا نقصان ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے برے انجام سے ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ اے میرے غلاموں۔ مجھ سے ڈرو وہ لوگ جو طاغوت کی غلامی سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے۔ اور قرآن پاک کی اعلیٰ باتوں پر عمل کرتے رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی لوگ عقلمند ہیں۔ ان آیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مرتد کی سزا موت نہیں ہے۔ ہر کوئی اپنے بارے میں فیصلہ کرنے میں آزاد ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور سزا بھی خود اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ عقل مند لوگ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی خالص غلامی کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات

ایسے لوگوں کو شیطان گمراہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی خالص غلامی کرنے والے لوگ ہیں۔ یعنی قرآن پاک کی خالص غلامی کرنیوالے ہیں یعنی قرآن پاک کی اعلیٰ باتوں پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔

سوال اللہ تعالیٰ کی خالص غلامی کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ ذمر آیات 1تا3 پارہ23

یہ کتاب بڑے غالب حکمت والے اللہ تعالیٰ کیطرف سے نازل ہوئی ہے۔ بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ ﷺ کی طرف سچ کے ساتھ نازل کیا ہے۔ صرف دین کو خالص اللہ تعالیٰ کیلیے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ سنو خالص دین اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں۔ کہ ہم انکی غلامی صرف اس لیے کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں للہ تعالیٰ کے بہت قریب کردیں۔ بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ کردے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتے۔ جو جھوٹا اور کافر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ کیونکہ ہم نے یہ کتاب آپ ﷺ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے

غلامی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اور جو دوسروں کی غلامی اس لیے کرتے ہیں۔ کہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کردیں۔ ایسی باتوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرے گا۔

کیونکہ یہ لوگ۔ جھوٹے اا ور کافر ہیں۔ یعنی فرقہ پرست ہیں

ان آیات میں وہ لوگ آتے ہیں۔ جو اپنے نام نہاد مفسر کی نظر سے قرآن پڑھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح اُن کو قرآن پاک کی سمجھ آئے گی۔ اس طرح ان کو قرآن پاک کی سمجھ تو نہیں آتی۔ بلکہ وہ نام نہاد مفسر ااس کو اپنے فرقے کا حصہ بنالیتے ہیں۔ اور ایک انسان ایک فرقے کا غلام بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا غلام بننے کے بجائے انسان ایک نام نہاد مفسر کا غلام بن جاتا ہے۔ اور مشرک بن جاتا ہے۔ اسے کفر یعنی فرقہ پرستی کہتے ہیں۔ اور یہ جھوٹے لوگ ہیں۔ ایسے کافروں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔ کافر کی تفصیل دیکھنے کے لیے یہ مکالمہ نمبر 3 دیکھیں۔

# دوسرا مکالمہ

سورہ طٰہٰ۔ آیات 116 تا 127۔ پارہ 16

ور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے اِسے سجدہ کیا مگر اُس نے حکم نہ مانا لہذا ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ یہ تمہارا ااور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ یہ خیال رکھنا کہ وہ کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوادے۔ پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔ یہاں تو تم نہ بھوکے رہتے ہو۔ نہ ننگے رہتے ہو نہ پیاس لگتی ہے اور نہ دھوپ، پھر شیطان نے آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا۔ اے آدم میں تمہیں ایک درخت نہ بتاؤں جس سے ہمیشہ کی زندگی اور لازوال بادشاہی حاصل ہوتی ہے۔ آخر ان دونوں نے اس درخت کا پھل کھالیا جس سے ان کے ستر ان پر ظاہر گئے۔ تو وہ جنت کے پتوں سے انہیں ڈھانکنے لگ گئے۔ اور آدم نے اپنے پرودگار کی نافرمانی کی لہذا وہ بھٹک گیا پھر ان کے پروردگار نے اُنہیں چن لیا۔ ان کی توبہ قبول کی اور ہدایت دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم دونوں سب یہاں سے اُتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہوگے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا۔ وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔ اور جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا۔ تو اُس کی زندگی تنگ ہوجائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کرکے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کرکے کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں تو آنکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا۔ اِسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔ اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اُن لوگوں کو اندھا کر کے اٹھائیں گے جنہوں نے یہ رویہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ رکھا جس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو بھلا رکھا تھا اِس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو بھلا دیں گے کیونکہ یہ لوگ حد سے بڑھنے والے تھے اللہ تعالیٰ کی حدود یعنی قرآن پاک کی حد چھوڑ کر آگے بڑھنے والے تھے اور اپنے رب کی آیات نہیں مانتے تھے ایسے لوگوں کو اسی طرح کی سزا ملے گی اور آخرت کا عذاب تو بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جب انسان اور شیطان کو جنت سے زمین پر منتقل کیا تو ساتھ یہ بھی نصیحت کی کہ تم دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہو پھر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت یعنی کتاب آئے گی تو جو کوئی میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا۔ تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت والے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ تو نے ہمیں اندھا کر کے کیوں اٹھایا تو اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو جو سلوک تم نے ان آیات کے ساتھ کیا تھا اس کی طرف آنکھیں بند کئے رکھیں تو وہی سلوک میں نے کیا کہ تو اندھا بنا ہوا تھا وہی بنا کر اٹھایا جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو نے انہیں بھلا رکھا تھا آج تو بھی بھلا دیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ کی آیات بھلانے والے لوگ حد سے بڑھنے والے لوگ ہیں یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننے والے نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ سزا کا یہ سلوک کریں گے کہ دنیا کہ زندگی بھی تکلیفوں میں گزرے گی۔ اور آخرت میں اندھے ہونے کے ساتھ ساتھ باقی رہنے والا یعنی ہمیشہ کیلئے بھی عذاب میں رہے گا۔

خواتین وحضرات!

یہ کوئی اور لوگ نہیں ہیں یہ ہم لوگ ہی ہیں جنہوں نے قرآن پاک کی ہدایت اور نصیحت کو چھوڑ رکھا ہے اور ہماری زندگی تنگ ہے یہ صرف قرآن پاک سے منہ موڑنے کی وجہ سے ہے اگر ہم آج سے قرآن کی ہدایت اور نصیحت کی اطاعت شروع کر دیں تو نہ ہم گمراہ ہوں گے اور نہ تکلیف اٹھائیں گے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ہر طرف امن ہو جائے گا کسی کی جان اور مال کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور ہدایت کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

قرآں پاک سے پہلے بھی جتنی کتابیں آئیں ان کے صفاتی نام بھی ہدایت اور نصیحت تھے اور اس قرآن پاک کے صفاتی نام نصیحت اور ہدایت بھی ہیں۔

**قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نصیحت ہے۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔**

- سورہ حجر آیت 9 پارہ 14

بے شک ہم نے ہی نصیحت کو نازل کیا ہے۔ اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ اور نصیحت کے نام سے پکار رہے ہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام نصیحت بھی ہے۔

- سورہ انبیاء آیت 10 پارہ 17

بیشک ہم نے تمھاری طرف ایک کتاب نازل کی ہے۔ جس میں تمھارے لیے نصیحت ہے۔۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ جس میں ہمارے لیے نصیحت ہے۔ کیا ہم لوگوں میں اتنی عقل ہے کہ اس بات کو سمجھ سکیں۔

- سورہ زخرف آیات 43 تا 44 پارہ 25

جو کچھ آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیں بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور یہ قرآن آپ کیلئے لئے اور آپ ﷺ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور آپ سے جلد ہی پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہے کہ قرآن پاک سیدھا راستہ ہے۔ قرآن پاک آپ ﷺ کیلئے لئے اور آپ ﷺ کی قوم کیلئے نصیحت ہے۔ اور ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا لہذا ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔

ان مثالوں کو مزید پختہ کرنے کیلئے ایک اور مثال دیکھتے ہیں۔

سورہ تکویر آیت 27 تا 28 پارہ 30

''یہ قرآن تو تمام جہان والوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو کوئی تم میں سے سیدھا چلنا چاہتا ہو۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو تمام جہان والوں کیلئے نصیحت کے طور پر بھیجا ہے وہ لوگ جو گمراہی سے بچنا چاہتے ہیں اور سیدھا چلنا چاہتے ہیں یاد رہے کہ سیدھا چلنے والوں کیلئے قرآن پاک نصیحت ہے۔

## قرآن پاک ہدایت ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔اس میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔اب جو انسان قرآن پاک کی ہدایت سمجھے گا وہی پرہیز گار ہو گا۔

سورہ بنی اسرائیل آیت 9 پارہ نمبر 15

:یہ قرآن تو وہ ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ جو صالح اعمال کرتے ہیں کہ ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو ہدایت کہا۔اور ایمان لانے والوں کے لیے یعنی اس کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے اس میں خوشخبری ہے۔

سورہ مائدہ آیت 105 پارہ 7

اے ایمان والو۔تم پر تمھاری اپنی زمہ داری ہے۔تمھیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔اگر تم ہدایت پر ہو۔تم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔پھر وہ تم کو سب بتا دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ایمان والو۔تم پر تمھاری اپنی زمہ داری ہے۔تمھیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔اگر تم ہدایت پر ہو۔تم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔پھر وہ تم کو سب بتا دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔کہ ہماری ہدایت قرآن پاک ہے۔اگر ہم قرآن پاک کی ہدایت پر ہوں گے۔تو کوئی گمراہ انسان ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ہم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر واپس جانا ہے۔پھر وہ ہم سب کو بتا دے گا جو ہم کیا کرتے تھے۔

ہدایت کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب۔

سورہ یونس۔آیات 108 تا 109۔پارہ 11

آپ ﷺ کہہ دیجئے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پرورگار کی طرف سے سچ آ چکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ن آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔لوگو! تمہارے پاس تمہارے پرورگار کی طرف سے سچ آ چکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اُسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں ۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

آپ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں کیونکہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچ پہنچ چکا ہے۔اب جو ہدایت قرآن پاک سے اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو قرآن پاک کی ہدایت اختیار نہیں کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان خود ہی اٹھائیں گے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔دراصل یہ رسول ﷺ کا مکمل خطاب ہے۔جو ہمارے نام ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت پر نہیں ہیں وہ گمراہ ہیں۔اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کے لیے صبر کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے بہترین فیصلے کے انتظار کا حکم ہے۔

ہدایت کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب۔

سورہ نمل۔آیت 91 کا آخری حصہ تا 92۔پارہ 20

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں اب جو انسان ہدایت پر آتا ہے تو اپنے بھلے کیلئے آتا ہے اور جو گمراہ رہا تو بس آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ایک خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی کریمؐ قیامت تک آنے والوں سے کہہ رہے ہیں۔کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننے کا حکم دیا گیا ہے۔اور قرآن پاک سنانے کا حکم دیا گیا ہے۔اب جو ہدایت پر آتا ہے تو وہ اپنے بھلے کے لئے آتا ہے۔اور جو گمراہ رہتا ہے۔تو اس سے کہہ دیجیے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں خود بھی قرآن پاک کے فرمانبردار رہے۔اور ہمیں بھی قرآن پاک کے ہدایت کی فرمانبرداری کا حکم دے رہے ہیں اور اگر کوئی قرآن پاک کی ہدایت حاصل نہیں کرتا اور گمراہ رہتا ہے۔تو اُس سے نبی ﷺ کہہ رہے ہیں۔تو صرف خبردار کرنے والا ہوں

ہدایت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا خطاب۔

سورہ ذمر۔آیت 41۔ پارہ 24

بلا شبہ ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سن لیا کہ آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں اور یہ جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نام نہاد مسلمانوں کے نام ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک قرآن پاک کا سچ رسول ﷺ کے ذریعے پہنچا دیا ہے ۔ پھر بھی کوئی ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ خود نقصان کا ذمہ دار ہے۔ اور رسول ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔ یعنی قرآن پاک سے بے خبر رہنے والوں کے وکیل رسول ﷺ نہیں ہیں۔

# تیسرا مکالمہ

سورہ البقرہ آیات 34 تا 39 پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا۔ کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔ تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اُس نے حکم نہ مانا۔ اور تکبر کیا۔ اور کافروں میں سے ہو گیا۔ اور ہم نے حکم دیا۔ کہ اے آدم تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو۔ اور جہاں سے جی چاہے خوب کھاؤ۔ اور اس درخت کے قریب نہ جانا۔ ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے اُن کو دھوکہ دیا ۔ اور اُسے اُس مقام سے نکلوا دیا۔ جہاں وہ دونوں تھے۔ اور ہم نے کہا۔ کہ تم سب نیچے اُتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اور زمین میں تمھارے لیے ایک ٹھکانہ ہے۔ اور تمھیں وہاں ایک مقرر وقت تک فائدہ اُٹھانا ہے۔ پھر آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی۔ بے وہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ہم نے کہا۔ کہ تم سب اس جنت سے نیچے جاؤ۔ پھر اگر تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے۔ تو جو لوگ میری ہدایت کی اطاعت کریں گے۔ اُن کو نہ کوئی خوف ہو گا۔ اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا۔ وہ جہنمی ہونگے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جنت سے اُترنے سے پہلے نصیحت کی۔ کہ میری طرف سے ہدایت آئے گی۔ جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا۔ اُسے کوئی غم اور پریشانی نہیں ہوگی۔ اور جو کفر کریں گے اور جو ہماری آیات کو جھٹلا دیں گے۔ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ اور قرآن پاک سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کا بھی صفاتی نام ہدایت تھا۔

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ ہدایت کے لیے میں مکالمہ نمبر 3 میں مثالیں دے چکی ہوں۔ اب قرآن پاک سے کفر دکھاؤں گی۔ کہ کفر کسے کہتے ہیں۔

کافر کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں قرآن پاک کے ذریعے کیا جواب دیتے ہیں ۔۔

مثال نمبر 1

**سورۃ البقرہ ۔آیت 34۔ پارہ 1**

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے حکم نہ مانا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ ماننا کفر ہے جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی تو کافروں یعنی نافرمانوں میں سے ہو گیا مسلمان کا مطلب فرمانبردار اور

فرمابردار کا الٹ یعنی متفاد ہے کافر یعنی نافرمان۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو کفر کہتے ہیں۔

## آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔یعنی کفر کرنے والے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے ۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے۔

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔کیونکہ آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔تو وہ کافروں میں سے ہو گیا۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنا لیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابرداریعنی مسلم تو تب تھے۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتے۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا مددگار بنا لیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنا لیے اور نافرمان بن گئے ۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تا کہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔

تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

## واضح دلائل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے

سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4

اورتم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے کالے ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ پڑ گئے تھے کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

## خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کرکے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کرلی اور اللہ تعالیٰ کی بات نا مان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔کافر جہنم میں جائیگا۔

نوٹ۔ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔اس کا مطلب ہے۔کہ انسان دوبارہ کافر بن گیا۔ایمان لانے سے پہلے بھی وہ دنیا کے کسی فرقے پر تھا۔فرقہ بنانے سے دوبارہ کافر بن جائے گا۔یعنی ایمان سے نکل گیا۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔پھر جو لوگ فرقہ بنائیں گے۔تو یہ قرآن پاک کی نافرمانی ہے۔اس طرح نافرمانی کرنے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے کی وجہ سے کافر بن جائے گا۔کیونکہ قرآن پاک فرقے بنانے سے منع کرتا ہے۔اور قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیت 149 پارہ 4

اے ایمان والو اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔یعنی تمھیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

آیت نوٹ کریں۔کفر کرنے والے لوگ یعنی فرقے بنانے والے لوگ۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ کفر کرنے والے لوگ فرقہ بنانے والے لوگ ہیں ۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے ہوتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت پر

نہیں ہوتے ۔اور کافر ہوتے ہیں۔ جو جہنم میں جائیں گے۔البتہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر ہوں گے۔انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ کوئی انسان دنیا کے کسی بھی فرقے پر ہو وہ کافر ہوتا ہے۔ جب وہ رسول ﷺ پر ایمان لے آتا ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سچے پیغام لانے والے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ مانتا اور اس کی اطاعت کرتا ہے تو وہ ایمان والا بن جاتا ہے۔اب اگر وہ قرآن پاک کے علاوہ کسی بھی فرقے کی اطاعت کرے گا۔تو وہ ایمان لانے کے بعد پھر کافر بن جائے گا۔کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے سچے پیغام کی نافرمانی کرنے لگا۔

اب میں آپ کے سامنے جن آیات کا ترجمہ پیش کرنے والی ہوں ان آیات میں ایک ایمان والے اور کافر کی مکمل پہچان ہے۔

سورہ محمد۔آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کئے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے پروردگار کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اس کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی یعنی نافرمانی کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنھوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے سچ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کی۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو ٹھیک ٹھیک بیان کر دیا تا کہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔کہ فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

جب آپ اپنے کسی متعلقہ فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔تو آپ زرا غور کریں کہ کسی آیت کو بھی خود پر لاگو نہیں کرتے۔کبھی کسی کا نام لیں گے۔اور کبھی کسی کا نام لے دیں گے۔اور اس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔حالانکہ قرآن پاک قیامت تک آنے والے ہر انسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کے آغاز میں فرما دیا۔کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔فرقہ پرستوں کے لیے تو ہدایت نہیں ہے۔کیونکہ وہ تو قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتے۔ وہ تو قرآن پاک کی ایک بات کو بھی نہیں مانتے۔ان کا کام اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔رسول ﷺ کو جھٹلانے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ان لوگوں نے اپنے نام نہاد مفسروں کو سچا کر دیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔اسی لیے قرآن پاک انہیں کافر کہہ رہا ہے۔

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کے لیئے تعلیم کتنی ضروری ہے اور اردو میں سمجھنا کتنا ضروری ہے اور قرآن پاک کے سچ کی اطاعت کے بغیر ہم ایمان والے نہیں بن سکتے۔ان آیات میں دوٹوک جواب ایمان والوں کے بارے میں موجود ہے کہ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔اور یہ کافر لوگ ہیں۔اللہ تعالیٰ نے

مثالوں سے دونوں کو بیان کر دیا۔

# چوتھا مکالمہ

سورہ اعراف۔آیات 11 تا 18۔ پارہ 8

اور بیشک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روک دیا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا وہ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو یہاں سے نیچے اتر۔ تیرے لیے نہیں کہ تو یہاں س میں تکبر کرے۔ بس نکل جا۔ بے شک تو گھٹیا میں سے ہے۔ اُس نے کہا مجھے اُس دن تک مہلت دے جب یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بے شک تجھے مہلت دی جاتی ہے اُس نے کہا۔ چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔ میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہاں سے ذلیل و خوار ہو کر نکل جا البتہ جو بھی ان میں سے تیری اطاعت کرے گا۔ تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں شیطان، اللہ تعالیٰ کو جواب دیتا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کا طریقہ بتا تا ہے کہ میں لوگوں کو سیدھے راستے پر آنے نہیں دوں گا ان کو ہر طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی تیری کتاب کی طرف آنے نہیں دوں گا۔ یہ شیطان دراصل اپنا بدلہ لے رہا ہے کہ اس انسان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے گمراہ کیا ہے لہذا اب میں بھی اسے گمراہ کر کے رہوں گا۔ سیدھا راستہ قرآن پاک کا بھی صفاتی نام ہے اور اس سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کا صفاتی نام بھی سیدھا راستہ تھا۔ کیا ہم سیدھے راستے پر ہیں یا کسی شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں۔

سوال ۞ سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب ۞ سورہ انعام آیات 127 پارہ 8۔ اور یہ آپ کے رب کا سیدھا راستہ ہے بے شک ہم نے قبول کرنے والوں کیلئے آیات کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جواب دیا ہے ''قرآن پاک'' جس میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے آیات کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا سیدھا راستہ ہے۔ ان آیات میں قرآن پاک کو سیدھے راستے کے نام سے پکارا گیا۔ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام سیدھا راستہ ہے۔

سورہ مریم۔ آیت 36 پارہ 16

اور بے شک اللہ تعالیٰ میرا اور تمہارا رب ہے بس اس کی غلامی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جو ہم سب کا رب ہے۔ اس کی غلامی سیدھا راستہ ہے۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کی غلامی اللہ تعالیٰ کی غلامی ہے۔

آئیں سیدھے راستہ کا جواب ایک اور آیت سے دیکھتے ہیں۔

سوال ۞ سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب سورہ نور آیت 46 پارہ 18

ہم نے واضح دلائل والی آیات اتاری ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ سیدھے راستے کا جواب ہے قرآن پاک۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے واضح دلائل والی آیات نازل کر دیں ہیں اب اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا ان آیات سے سیدھا راستہ دکھا دے گا۔

خواتین وحضرات!

آئیں اب دوبارہ قرآن پاک کی طرف چلتے ہیں اور ایک دوسری جگہ سے صراط مستقیم کا جواب تلاش کرتے ہیں۔ سورہ یاسین آیات 4 تا 5 پارہ 22۔ آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں جو زبردست اور بڑے ہی مہربان کا نازل کیا ہوا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک پاک سیدھا راستہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا ہے۔ یعنی رسول ﷺ سیدھے راستے پر ہے۔ قرآن پاک کو سیدھے راستے کے نام سے پکارا گیا۔ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آئیں اب قرآن پاک سے دوبارہ سیدھا راستہ تلاش کرتے ہیں

سورہ زخرف آیات 43 تا 44 پارہ 25

جو کچھ آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیں بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور یہ قرآن آپ کیلئے لئے اور آپ ﷺ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور آپ سے جلد ہی پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہے کہ قرآن پاک سیدھا راستہ ہے اور ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا لہذا ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔

ان مثالوں کو مزید پختہ کرنے کیلئے ایک اور مثال دیکھتے ہیں۔

سورہ تکویر آیت 27 تا 28 پارہ 30

''یہ قرآن تو تمام جہان والوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو کوئی تم میں سے سیدھا چلنا چاہتا ہو۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو تمام جہان والوں کیلئے نصیحت کے طور پر بھیجا ہے وہ لوگ جو گمراہی سے بچنا چاہتے ہیں اور سیدھا چلنا چاہتے ہیں یاد رہے کہ سیدھا چلنے والوں کیلئے قرآن پاک نصیحت ہے۔

# پانچواں مکالمہ

سورہ الحجر آیات 26/43 پارہ 14

اور بے شک ہم نے انسان کو گلے سڑے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں کو اس سے پہلے ہم نے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا۔

جب آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔ تو جب میں اسے درست کر چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔ پس سب کے سب فرشتوں نے اسے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے سجدہ کرنے

سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہو گیا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا۔ اس نے کہا مجھے یہ گوارہ نہیں ہوا کہ میں اپنے انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے گلے سڑے گارے کی کھنکناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں سے نکل جا کیونکہ تو نافرمان ہے اور قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت ہے وہ کہنے لگا اے میرے رب مجھے اس دن تک مہلت دے۔ جس دن مُردے اٹھائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے

مہلت دی جاتی ہے اس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔ وہ بولا اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔ میں بھی ان کو دنیا میں گناہ خوشنما کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ یہ وہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔ میرے غلاموں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا ہاں گمراہوں میں سے جو تیری اطاعت کریں گے تو دوزخ بلاشبہ ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ شیطان کو اپنی کتاب دکھا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو بھی میرے سیدھے راستے پر ہوگا اس پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام سیدھے راستے والے لوگ ہیں اور ایسے لوگوں پر شیطان اپنا وار نہیں کر سکتا سیدھے راستے کو چھوڑ کر شیطان کی اطاعت کرنے والوں کیلئے جہنم کا وعدہ ہے۔ سیدھا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ اور پہلی کتابوں کا بھی صفاتی نام تھا

خواتین وحضرات!

جب سے دنیا بنی ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب ہمیشہ سے انسان کو سیدھا راستہ دکھانے کیلئے موجود رہی ہے تا کہ لوگ گمراہ نہ ہوں سیدھا راستہ اور ہدایت اور نصیحت قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔

آئیں راستے کے بارے میں رسول ﷺ کا پیغام قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ کہ کون سا راستہ سیدھا راستہ ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔

سورہ انعام۔ آیات 153 تا 159۔ پارہ 8

اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے یعنی قرآن پاک۔ پس تم اس کی اطاعت کرو اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اُس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے سے الگ کر دیں گے یہی اللہ تعالیٰ نے تم کو وصیت کی ہے۔ تا کہ تم پرہیزگاری اختیار کرو پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی تا کہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کر دیں اور اس میں ہر چیز کی تفصیل تھی اور ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ ایک کتاب ہے یعنی قرآن پاک ۔ جس کو ہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔ اب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے یا تم کہنے لگو کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے ۔ بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم پر واضح دلیل اور ہدایت اور رحمت آچکی ہے۔ اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑ لے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں۔ ان کو بدترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑتے تھے۔ کیا یہ لوگ صرف اس کا انتظار کرتے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا آپ کا رب آجائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آجائے جس دن کوئی معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آپہنچے گا اُس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اُس نے اپنے ایمان میں نیکی نہ کی ہو آپ ﷺ کہہ دیجئے۔ کہ تم بھی انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کر رہے ہیں بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے

دین میں فرقے بنا لیے اور مختلف فرقے بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن پاک کو اپنا راستہ کہا اور اسی راستے کی اطاعت کا حکم دیا کیونکہ دوسرے راستے اللہ تعالیٰ سے الگ کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلانے کے لئے ہی کتاب نازل کی جاتی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی اور ہمارے لئے قرآن پاک نازل کیا گیا تا کہ ہم کوئی بہانہ نہ کر

سکیں کہ اگر ہمارے پاس کتاب ہوتی تو ہم بہت اچھے ہوتے ان آیات میں ہمارے اس طرح کے بہانوں بیان کیا گیا ہے۔اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ عذاب کے وقت ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے یعنی اگر کوئی عذاب دیکھ کر کہے۔کہ میں قرآن پاک کو سچ مانتا ہوں اوور اس کی اطاعت کرتا ہوں۔اس طرح کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔جب تک ایمان کی حالت میں اعمال نہ کیے ہوں کیونکہ قرآن پاک کی روشنی میں کیے جانے والے اعمال نیک اعمال ہیں اور ہمیں فرقہ بنانے سے منع کیا گیا جولوگ اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر منہ موڑ لیتے ہیں۔تو اس منہ موڑنے کی وجہ سے انہیں بدترین عذاب دیا جائے گا۔گر ہم اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑ کر فرقے بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرنا چاہیے اور نبی ﷺ کا فرقہ بنانے والے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔یہ قرآن پاک کا حکم ہے۔جو قرآن پاک میں تحریر ہے۔

سیدھے راستے کی مزید تفصیل کے لیے مکالمہ نمبر 4 دیکھیں۔

# چھٹا مکالمہ

سورہ بنی اسرائیل۔آیات 61 تا 69 پارہ 15

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا اس نے کہا کہ میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا کہنے لگا دیکھ تو کیا یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر عزت دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے تو بس چند ایک کے سوا اس کی تمام اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جا جو ان میں سے تیری اطاعت کریں گے تو بے شک دوزخ تم سب کی بھرپور سزا ہے اور ان میں سے جس پر تیرا بس چلے اس کو اپنی آواز سے بہکا لے اور ان پر سوار اور اپنے پیادے چڑھا اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ اور جو وعدے شیطان ان سے کرتا ہے وہ سب دھوکہ ہے بے شک میر غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا اور تیرا رب وکیل ہونے کیلئے کافی ہے۔تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو بے شک وہ تم پر بڑا مہربان ہے اور جب سمندر میں تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جس کسی کو تم پکارتے ہو وہ تمہیں بھول جاتا ہے پھر جب وہ خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو۔اور انسان بڑا ناشکرا ہے کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے کہ تمہیں خشکی کی جانب لا کر زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی وکیل نہ پاؤ یا تم بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں سمندر میں دوبارہ لے جائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے پھر تمہیں نافرمانی کے بدلے میں غرق کر دے پھر تم اپنے لئے اس بات پر ہمارا کوئی پیچھا کرنے والا نہ پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ شیطان سے کہہ رہے ہیں۔میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔تیرا زور صرف ان پر چلے گا۔جو تیری اطاعت کریں گے۔جو میری اطاعت کریں گے ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔کیونکہ وہ صرف میری سنیں گے۔اور تیرا رب وکیل ہونے کے لیے کافی ہے۔اللہ تعالیٰ وہ ہے۔جو اپنی نافرمانی کے بدلے میں عذاب دے۔تو کوئی اللہ تعالیٰ کا پیچھا نہیں کر سکتا۔اس بات کے لیے تمھارے پاس کوئی وکیل نہیں ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا پیچھا کر سکے۔

سورہ نساء آیات 115 تا 125 پارہ 5

اور جو کوئی ہدایت کے واضح ہو جانے ے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کرے۔اور ایمان والوں کے راستے کو چھوڑ کر کسی اور کی اطاعت کرے۔تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھر گیا۔اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے جو رہنے کا بہت برا ٹھکانہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا۔کہ اس کے ساتھ کس کو شریک ٹھہرایا جائے۔اور اس کے سوا کسی وہ جس کے لیے چاہے گا وہ بخش دے گا۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو شریک ٹھہرالیا۔وہ گمراہی میں بڑی دور چلا گیا۔

وہ اللہ تعالیٰ کے بجائے دیویوں کو پکارتے ہیں۔اور یہ صرف شیطان سرکش کو پکارتے ہیں۔جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کر رکھی ہے۔اور شیطان نے کہا کہ میں تیرے غلاموں میں سے ضرور ایک مقرر حصہ لوں گا۔اور انہیں یقیناً گمراہ کروں گا۔اور انہیں آرزو دلاؤں گا۔اور میں انہیں حکم کروں گا۔تو وہ جانوروں کے کان چیر دیں گے۔

اور میں انہیں حکم کروں گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورتوں میں تبدیلی کرڈالیں گے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا شیطان کو ولی بنائے گا۔تو وہ واضح نقصان میں پڑ گیا۔
شیطان ان سے وعدے کرتا ہے۔اور انہیں جھوٹی آرزوئیں دلاتا ہے۔اور جو شیطان ان سے وعدہ کرتا ہے۔وہ دھوکہ ہے۔یہی لوگ ہیں ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ اس سے چھٹکارا نہیں پائیں گے۔
اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کیے انہیں ہم جلد ایسے باغات میں داخل کریں گے۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ کا ان سے سچا وعدہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے میں کون سچا ہوسکتا ہے۔
یہ نہ تمھاری آرزوؤں پر ہے اور نہ کتاب والوں کی آرزوؤں پر ہے جو کوئی برائی کرے گا۔اس کی سزا پائے گا۔اور اس کو للہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی ولی ملے گا نہ مددگار۔
اور جو کوئی نیک کام کرے گا۔وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔اور نہ ان پر زرا بھی ظلم ہوگا۔
اور اس سے بہتر دین کس کا ہوسکتا ہے۔جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری میں سر جھکا دیا ہو۔اور وہ محسن بھی ہو۔اور ابراہیمؑ کے طریقے کی اطاعت کرنے والا ہو۔اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنالیا تھا۔اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔
خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بھی آپ نے دوقسم کے لوگوں کو دیکھا۔ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کو ولی بنانے والے اور دوسری قسم شیطان کو ولی بنانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کو ہم جلد ایسے باغات میں داخل کریں گے۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ کا ان سے سچا وعدہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے میں کون سچا ہوسکتا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کو اپنا ولی بنانے والے لوگ ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یہ نہ تمھاری آرزوؤں پر ہے اور نہ کتاب والوں کی آرزوؤں پر ہے جو کوئی برائی کرے گا۔اس کی سزا پائے گا۔اور اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہ ولی ملے گا نہ مددگار۔
اور جو کوئی نیک کام کرے گا۔وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔
جبکہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا شیطان کو ولی بنائے گا۔تو وہ واضح نقصان میں پڑ گیا۔
شیطان ان سے وعدے کرتا ہے۔اور انہیں جھوٹی آرزوئیں دلاتا ہے۔اور جو شیطان ان سے وعدہ کرتا ہے۔وہ دھوکہ ہے۔یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔
ایمان والوں کا راستہ قرآن پاک ہے۔جو قرآن پاک کی مخالفت کرے حلانکہ ان پر ہدایت یعنی قرآن پاک واضح ہو چکا ہو۔تو یہ رسول ﷺ کی مخالفت ہے۔اگر وہ کسی اور راستے کی اطاعت کریں۔تو ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔
ایمان والوں کا دین ابراہیمؑ کا دین ہے۔جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔
خواتین حضرات!

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابراہیمؑ کا دین اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔جو مشرکوں میں سے نہیں تھے۔اس دین کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنالیا تھا۔کیا ہم لوگ ابراہیمؑ کے دین پر ہیں۔یا فرقہ پرستوں کے دین پر ہیں۔ہم ایمان والوں کے راستے پر ہیں۔یا فرقہ پرستوں کے راستے پر ہیں۔یعنی شیطان کے راستے پر ہیں۔
اب آپکے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔اس میں انسان اور جنات کو شیطان کہا گیا ہے۔جو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔جو نبی ﷺ کے دشمن ہیں۔کیا آپ اس قسم کے کوئی شیطان تو نہیں۔

سورہ انعام آیات 109 تا 112 پارہ 8

اور وہ اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھاتے ہیں۔کہ اگر انکے پاس کوئی معجزہ آجائے۔تو وہ ضرور ایمان لے آئیں گے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔اور تمھیں کیا معلوم ہے۔کہ اگر وہ معجزے آ بھی جائیں۔تو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔او ہم اُنکے دلوں اور آنکھوں کو اُلٹ دیں گے۔جیسے پہلی مرتبہ وہ قرآن پاک پر ایمان نہیں لائے تھے۔اور ہم اُنہیں اُن کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں گے۔اور اگر ہم اِن کی طرف فرشتے نازل کرتے اور اور مُردے اُن سے باتیں کرتے۔اور ہر چیز اُن کے سامنے لاکر جمع کردیتے۔تو بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ہاں البتہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔لیکن ان میں سے اکثر لوگ جاہل ہیں۔اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے شیطان بنائے۔جو انسان اور جن تھے۔اور وہ

ایک دوسرے کوجھوٹی باتیں دھوکہ دینے کوسناتے رہتے ہیں۔اور آپ کا رب چاہتا۔تو وہ یہ کام نہ کر سکتے۔پس آپ ﷺ انہیں اور جھوٹ بنانے والے کوچھوڑ دیجیے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے کہا۔کہ آپ معجزہ لے آئیں تو ہم ایمان لے آئیں گے۔یعنی قرآن پاک کواللہ تعالیٰ کا سچا کلام مان لیں گے۔اور اس کی اطاعت کریں گے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور انکے فرمائیشی معجزے آنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اگر ان کے دل اور انکھوں کواُلٹ دیں۔جیسے کہ وہ پہلے قرآن پر ایمان نہیں لائے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے لیے دنیا بھر کی چیزیں بھی لے آئیں۔تو یہ اس قرآن پاک پر ایمان نہیں لائیں گے۔لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اور بات ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے شیطان اور انسان ہر نبی کے دشمن پیدا کیے ہیں۔جو جاہل ہیں۔ اب جو قرآن پاک کی بات کو نہیں مانتا۔اور معجزے معجزے کرتے ہیں وہ نبی ﷺ کے دشمن ہیں۔اور شیطان ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کوجھوٹی باتیں دھوکہ دینے کوسناتے رہتے ہیں۔اور آپ کا رب چاہتا۔تو وہ یہ کام نہ کر سکتے۔پس آپ ﷺ انہیں اور جھوٹ بنانے والے کوچھوڑ دیجیے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ شیطان انسان بھی ہیں اور جنات بھی ہیں۔آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔کہ انسانوں میں سے شیطان کون ہیں۔جو لوگوں کو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔

سورہ البقرہ، آیات 256 تا 257، پارہ 3

دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے واضح طور پر الگ ہوگئی ہے۔جو انسان طاغوت کی نافرمانی کردے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔اس نے درحقیقت ایک مضبوط سہارا تھام لیا۔جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سننے والا جاننے والا ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے۔وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور وہ لوگ جو کافر ہیں شیطان ان کے ولی ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

ہدایت یعنی قرآن پاک چھانٹ کر گمراہی سے الگ کردیا گیا ہے۔جو طاغوت کو چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا لہٰذا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اس نے حقیقت میں ایک مضبوط سہارے کو پکڑ لیا جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔اور وہ لوگ جو کافر ہیں کافر کہتے ہیں فرقہ بنانے والے کو ۔فرقے بنانے والوں کے دوست شیطان ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔یہی لوگ دوزخی ہے یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کا دوست اللہ تعالیٰ ہے۔اور فرقہ پرستوں کا دوست شیطان ہے۔جو روشنی یعنی قرآن پاک سے دور کرکے اندھیروں میں لے جاتا ہے جو دوزخ کا راستہ ہے۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ دنیا میں شیطان صرف اُن کا ولی ہوتا ہے جو ایمان نہیں لاتے یعنی جو لوگ قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے۔شیطان ان کا ولی بن جاتا ہے۔

سورہ اعراف آیات 26 تا 29 پارہ 8

اے آدم کی اولاد ہم نے تم پر لباس نازل کیا جو تمہارے ستر کو ڈھانپتا ہے اور زینت کا زریعہ بھی ہے اور لباس تو پرہیز گاری کا ہی بہت بہتر ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔شاید لوگ نصیحت حاصل کریں۔اے آدم کی اولاد ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں بہکا نہ دے۔جیسا کہ اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوا دیا تھا اور ان سے ان کے لباس اتروا دیے تھے۔تا کہ ان کے ستر انہیں دکھلا دے۔وہ اور اس کا قبیلہ تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں۔جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا ولی بنا دیا ہے۔جو ایمان نہیں لاتے اور جب وہ کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ پر پایا ہے اور اللہ نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔آپ ﷺ کہیے کہ اللہ کبھی بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہو۔جو تم جانتے نہیں آپ ﷺ کہیے میرے پرورد گار نے تو انصاف کا حکم دیا ہے اور اس بات کا کہ ہر مسجد میں نماز کے وقت اپنی توجہ ٹھیک اسی کی طرف رکھو اور دین کو خالص رکھتے ہوئے خالصتاً اُسی کو پکارو۔جس طرح اس نے تمہیں پہلے پیدا کیا ہے۔اسی طرح تم پھر لوٹ آؤ گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا گیا ہے۔ کہ دنیا میں شیطان صرف اُن کا ولی ہوتا ہے جو ایمان نہیں لاتے یعنی جو لوگ قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے۔ شیطان ان کا ولی بن جاتا ہے۔

**خواتین وحضرات**

کیا مسجد میں ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ اور دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟ یا اپنے فرقے کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے۔ کہ دنیا میں صرف دو فرقے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کا فرقہ اور دوسرا شیطان کا فرقہ۔

سورہ اعراف آیات 30 تا36 پارہ8

ایک فرقے کو تو اس نے ہدایت کی اور دوسرے فرقے پر گمراہی سچ ہوگئی۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولی بنالیا تھا۔ پھر وہ یہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

اے آدم کی اولاد جب بھی کہیں مسجد میں جاؤ۔ تو آراستہ ہوکر جاؤ۔ اور کھاؤ پیو۔ لیکن اسراف نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ آپ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غلاموں کے لیے جو زینت اور کھانے کی پاکیزہ چیزیں پیدا کی ہیں۔ انہیں کس نے حرام کردیا۔ آپ کہیے یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ان لوگوں کے لیے ہیں جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خالصتاً انہی کے لیے ہونگی۔ ہم اسی طرح اپنی آیات کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔ آپ کہیے کہ میرے پرور دِگار نے جو چیزیں حرام کی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ بے حیائی کے کام خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ہوں اور گناہ کے کام اور ناحق زیادتی اور یہ کہ تم اللہ کے شریک بناؤ۔ جس کے لیے اس نے کوئی سند نہیں اتاری۔ اور یہ کہ تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو۔ جن کا تمہیں علم نہیں۔ ہر اُمت کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ جب وہ مدت پوری ہوجاتی ہے۔ تو پھر ایک گھڑی بھر کی تقدیم وتاخیر نہیں ہوسکتی ہے۔ اے آدم کی اولاد اگر تمہیں میں سے رسول آئیں۔ جو تمہارے سامنے میری آیات بیان کریں۔ تو جو پرہیزگاری اختیار کرے گا۔ اور اپنی اصلاح کرے گا۔ تو ایسے لوگوں کے لیے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم زدہ ہونگے اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا۔ تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔ وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اِن آیات میں بتایا گیا ہے۔ کہ دنیا میں صرف دو فرقے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کا فرقہ

جو ہدایت پر ہوگا۔۔ اللہ تعالیٰ کا فرقہ وہ ہوگا۔ جو رسول کے زریعے لائی گئی آیات کے زریعے پرہیزگار بنے گا اور اپنی اصلاح کرے گا۔ ایسے لوگوں پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

اور دوسرا شیطان کا فرقہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے شیطان کا فرقہ ہیں۔ جو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات

فرقہ پرست شیطان کا فرقہ ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا کر فرقے بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرقے بنانے سے منع کیا ہے اور قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر فرقے بناتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں

**سورہ نحل۔ آیت 98 تا 100۔ پارہ نمبر 14**

بس جب تم قرآن پاک پڑھو تو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک اس کا کوئی زور ان لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور صرف ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو ولی بناتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تم قرآن پاک پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے لیا کرو۔ کیونکہ جو لوگ ایمان لاتے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں شیطان کا ان پر کوئی بس نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست قرآن پاک کے ذریعے بناتے ہیں۔ اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

شیطان کا زور تو ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو ولی بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر نام نہاد مفسروں کو اپنا ولی بناتے ہیں۔ یعنی شیطان کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ اور اس طرح مشرک بن جاتے ہیں

سورہ فرقان۔ آیات 25 تا 31۔ پارہ 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا۔اور فرشتوں کو لگا تار اُتارا جائے گا۔اس دن حقیقی بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا۔اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا کہ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ہائے میری کم بختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا۔اور شیطان تو انسان کو ذلیل کرنے والا ہے رسول ﷺ کہیں گے۔اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت کا دن کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر بڑا سخت ہوگا۔وہ ظالم اپنے ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اپنایا ہوتا۔
کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔اس نے تو قرآن پاک آنے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا۔یعنی قران پاک سے بے خبر کر دیا۔رسول ﷺ گواہی دیں گے کہ اے میرے رب بے شک میری قوم نے قرآن پاک کو ترک کر دیا تھا۔چھوڑ رکھا تھا۔یعنی فضول سمجھا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول کا راستہ قرآن پاک اختیار کر رکھا ہے یا لوگوں نے آپ سے رسول ﷺ کا راستہ گم کر رکھا ہے کیونکہ نبی ﷺ کے مجرم فرقہ پرست رسول ﷺ کے راستے کی طرف آنے نہیں دیتے۔اور یہ مجرم عجیب عجیب طرح سے اطیع الرسول کی آڑ میں ہم سے رسول کا راستہ گم کر دیتے ہیں قرآن پاک میں بار بار غور کریں ایسا نہ ہو کہ ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہو جو قیامت والے دن اپنے ہاتھ چبائیں گے۔

اور رسول ﷺ ہمارے خلاف گواہی دے دیں کہ ہم نے قرآن پاک کو چھوڑا ہوا تھا اور ہم رسول ﷺ کے مجرم بن کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہوں۔

آئیں رسول ﷺ کا راستہ قرآن پاک اختیار کریں۔اور قرآن پاک کے معاملے میں کسی دوست کی نہ مانیں اور جو نصیحت اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے۔اسے کھولیں اور سچ اور جھوٹ میں فرق کریں۔یاد رہے کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام فرقان بھی ہے۔یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب۔ہماری رہنمائی کرنے اور مدد کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

- **سورہ النحل۔آیات 63 تا 64۔پارہ 14**

اللہ کی قسم آپ ﷺ تم سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں مگر شیطان نے ان کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور یہ دردناک سزا کے مستحق بنے ہوئے ہیں اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے تا کہ آپ ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں جن میں یہ پڑے ہوئے ہیں اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تا کہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے دور کر دیں اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔مگر لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں حالانکہ یہ لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آئی ہے مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا ہوا ہے اور دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔

- سورہ حج آیات 49 تا 57 پارہ 17

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ اے لوگو۔بلاشبہ میں تمھیں واضح خبردار کرنے والا ہوں۔تو جو لوگ ایمان لے آئے۔اور انہوں نے صالح عمل کیے۔انکے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔اور وہ لوگ جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے پر زور لگاتے ہیں۔وہ دوزخی ہیں۔اور ہم نے آپ ﷺ سے پہلے جو بھی رسول یا کوئی نبی بھیجا۔جب وہ پڑھتا۔تو شیطان ان کے پڑھنے میں وسوسہ ڈال دیتا۔پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے وسوسے کو مٹا دیتا ہے۔اور اپنی آیات کو مضبوط کر دیتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔تا کہ جو وسوسے شیطان ڈالتا ہے۔ان لوگوں کے لیے آزمائش بنا دے۔جن کے دلوں میں مرض ہے۔اور جن کے دل سخت ہیں۔اور بلاشبہ ظالم لوگ دور کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

جن لوگوں کو علم ملا ہے۔وہ اچھی طرح جان لیں۔کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے۔وہ اس قرآن پر ایمان لے آئیں۔اور اُن کے دل اس کے آگے جھک جائیں۔بے شک اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔اور جو کافر ہیں۔وہ قرآن کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آجائے۔یا منحوس دن کا عذاب آجائے حکومت اُس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔وہ لوگ جو ایمان لائے۔اور اُنہوں نے

صالح عمل کیے۔وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔اور وہ لوگ جنہوں کفر کیا ہوگا۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔اُنکے لیے ذلیل کردینے والا عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں۔پہلی قسم کے لوگوں کو یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان رکھنے والے والوں کو اپنی آیات کے زریعے مضبوط رکھتا ہے۔اور دوسری قسم شیطان کی اطاعت کرنے والے شیطان کے وسوسے میں گھیرے رہتے ہیں۔شک میں پڑے رہتے ہیں۔یہاں تک کہ قیامت آجاتی ہے۔اس دن اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والوں اور ماننے والوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے گا۔ماننے والوں کے گناہ معاف کرکے عزت کی روزی سے نوازہ جائے گا۔اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو کمزور ثابت کرنے والوں یعنی نیچا دکھانے والوں کو جہنم رسید کردیا جائے گا۔ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے۔ایک قسم اُن کی ہے جو ایمان والی ہے۔ان کے دل قرآن پاک کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والی ہے اور دوسری قسم شیطان کی اطاعت کرنے والی ہے۔جو کافر یعنی فرقہ پرست ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو نیچا دکھانے والے ہیں۔کافر یعنی فرقہ پرستوں کے دل قرآن پاک کی طرف سے وسوسے اور شک میں گھیرے رہتے ہیں۔یہاں تک کہ قیامت آجائے۔اس دن ایمان والے لوگوں کے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔اور قرآن پاک کی طرف سے شک میں رہنے والے لوگوں کو ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا رکھا جائے گا۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے تھے۔اور اسے نیچا دکھاتے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ خود کو غالب حکمت ولا کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایمان والے انسان کو اپنی آیات کے زریعے مضبوط رکھتا ہے۔کافر یعنی فرقہ پرستوں کے دل قرآن پاک کی طرف سے وسوسے اور شک میں گھیرے رہتے ہیں۔یہاں تک کہ قیامت آجائے۔اس دن ایمان والے لوگوں کے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔اور قرآن پاک کی طرف سے شک میں رہنے والے لوگوں کو ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا رکھا جائے گا۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلاتے تھے

سورہ اعراف آیات 175 تا 177 پارہ نمبر 9

آپ ﷺ ان لوگوں کے سامنے اس شخص کا حال سنایئے جسے ہم نے اپنی آیات عطا کی تھیں لیکن وہ ان سے نکل بھاگا پھر شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا چنانچہ وہ گمراہ ہوگیا اور ہم چاہتے تو ان آیات کے ذریعے سے بلندی عطا کردیتے مگروہ تو زمین کی طرف جھک کر رہ گیا اور اپنی خواہش کی اطاعت کرنے لگا ایسے شخص کی مثال کتے کی طرح ہے کہ اگر تو اس پر حملہ نہ کرے تو بھی زبان لٹکائے اور اگر حملہ نہ کرے تو بھی زبان لٹکائے۔یہی مثال ان لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں آپ ﷺ یہ قصے ان لوگوں کو سناتے رہا کریں تاکہ وہ غور وفکر کریں۔اس قوم کی مثال بہت ہی بری ہے۔جو ہماری آیات کو جھٹلاتے رہے۔اور اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس انسان کو گمراہ کہہ رہے ہیں، کتا کہہ رہے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی آیات کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ کی آیات چھوڑنے والا کتے کی طرح ہے جو ہر حال میں زبان لٹکاتا ہے اور ہانپتا ہے چاہے اس پر آپ حملہ کریں یا نہ کریں اس نے ہر حال میں ہانپنا ہے یہی کتے کی مثال اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے بھی دی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے تو قرآن پاک میں بات کوئی اور کہی ہوتی ہے اور لوگ جو بات تشریح کی آڑ میں کرتے ہیں وہ ترجمے کے بالکل مطابق نہیں ہوتی گویا وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو چھوڑ کر جھٹلا کر کسی اور بات کی ترغیب دیتے ہیں ہم لوگوں کا حال بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آیات دیں تو ہم نے اسے جھٹلا دیا اللہ تعالیٰ کی آیات سے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک نہ دیتے تو بھی ہم گمراہ تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک دیا تو اس کو جھٹلا کر پھر بھی گمراہ ہیں کیونکہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کی اطاعت کر رہے ہیں جس طرح کتا ہر حالت میں ہانپتا ہے اسی طرح ہم بھی ہر حالت میں گمراہ ہیں اگر کسی کو قرآن پاک کی طرف توجہ دلائی جاتی تو وہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں غور کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا کر گمراہ رہتے ہیں اور اس طرح گمراہ بن جاتے ہیں ایسے ہی لوگوں کی مثال کتے کی طرح ہے ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے لوگ خود پر ظلم کررہے ہیں کیونکہ اس طرح وہ گمراہ بن جاتے ہیں

کیا یہ لوگ ہم تو نہیں ہیں جو قرآن پاک کو صرف عربی میں پڑھتے ہیں اور اردو ترجمے کے ساتھ اس کو سمجھتے ہی نہیں اگر ان کو قرآن پاک کے ذریعے سمجھایا جائے تو یہ اپنے نام نہاد مفسر کے راستے پر چلنے والے لوگ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا کر اپنے نام نہاد مفسر کی اطاعت کررہے ہوتے ہیں غور کریں کہ کہیں یہ گمراہ لوگ ہم ہی تو نہیں جنہوں نے قرآن پاک کی تعلیمات کو جھٹلایا ہوا ہے۔اور آہستہ آہستہ تباہی کی طرف جارہے ہیں کیونکہ ہم لوگوں نے بھی قرآن پاک یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنے کی بجائے

ہم پستی کی طرف جا رہے ہیں اور گمراہ ہیں اور اس کی وجہ یہی ہے کہ اگر ہم قرآن پاک کی تعلیمات سمجھتے اور عمل کرتے تو اللہ تعالیٰ نے تو دنیا میں بھی ہمیں بلندی عطا کر دینا تھی مگر ہم تو قرآن صرف عربی میں پڑھتے ہیں اور اس کو سمجھتے ہی نہیں اگر ہم قرآن پاک کی تعلیمات کو سمجھیں گے۔ تو ہم گمراہی سے نکل آئیں گے ایک خاتون کی ایک دفعہ میں تقریر سن رہی تھی بکرہ عید کی آمد کے موقع پر وہ حضرت ابراہیمؑ کے موضوع پر بات کر رہی تھی کہنے لگی۔ کہ اگرچہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام آزر بتایا ہے۔ مگر ہمارے مفسرین کہتے ہیں۔ کہ ان کے والد کا نام آزر نہیں تھا۔ بلکہ یہ ان کے چچا کا نام تھا گویا انہوں نے اپنے نام نہاد مفسرین کو سچا سمجھا اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کون جانتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ اور کوئی بھی نہیں جانتا اس طرح جب ہم اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر اپنے نام نہاد مفسر کو سچا سمجھتے ہیں۔ تو ہم گمراہ ہیں ہمارا نام نہاد مفسر بھی گمراہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے تا کہ ہمیں بھی بلندی عطاء ہو آمین یارب العالمین۔

سورہ النحل آیات 35 تا 37 پارہ 14

اور جن لوگوں نے شرک کیا۔ وہ کہنے لگے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو نہ ہم اللہ کے سوا کسی چیز کی غلامی کرتے۔ اور نہ ہمارے باپ دادا۔ اور نہ ہی ہم اسکے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام ٹہراتے۔ ان سے پہلے بھی لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ رسولوں پر تو صرف یہی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ واضح طور پر پیغام پہنچا دیں۔ ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ اور طاغوت سے بچو۔ پھر ان میں سے بعض لوگ ایسے تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ اور ان میں سے بعض ایسے تھے۔ جن پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ سو تم زمین میں چل پھر کر دیکھ لو۔ کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ ایسے لوگوں کی ہدایت کے لیے آپ ﷺ خواہ کتنی خواہش کریں۔ اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کر دے۔ اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور ان کا کوئی مددگار بھی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں رسولوں کو بھیجنے کا مقصد بیان کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ تمام رسول ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام لاتے ہیں۔ وہ صرف اس بات کی تبلیغ کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ اور طاغوت سے بچو۔ یعنی کسی اور کی غلامی نہ کرو۔ پھر ان میں سے بعض لوگ ایسے تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ ہدایت والے لوگ وہی ہیں جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کریں گے۔ اور ان میں سے بعض ایسے تھے۔ جن پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ یعنی وہ طاغوت کی غلامی کرنے والے ہیں۔ سو تم زمین میں چل پھر کر دیکھ لو۔ کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ ایسے لوگوں کی ہدایت کے لیے آپ ﷺ خواہ کتنی خواہش کریں۔ اللہ جسے گمراہ کر دے۔ اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور ان کا کوئی مددگار بھی نہیں ہے۔

یاد رہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی طاغوت کی غلامی ہے۔ اور یہی رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتے ہیں۔ اور تمام رسول خود بھی اس پیغام کی پابندی کرتے ہیں۔ یعنی وہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہوتے ہیں۔

**سورہ انعام۔ آیات 125 تا 130۔ پارہ 8**

بس اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دیتا ہے اس کا سینہ اپنی فرمابرداری کیلئے کھول دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کہ گمراہ کر دے اسکے سینے کو بہت تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ مشکل سے بلندی پر چڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر عذاب بھیجتا ہے۔ جو ایمان نہیں لاتے اور یہی تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے بے شک ہم نے ان لوگوں کیلئے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں تفصیل کے ساتھ آیات بیان کر دیں ہیں اور ان کیلئے ان کے پرودرگار کے ہاں سلامتی کا گھر ہے۔ اور ان کے نیک اعمال کی وجہ سے وہی ان کا مددگار ہے اور جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو جمع کرے گا۔ اور فرمائے گا اے جنات کے گروہ تم نے انسانوں میں سے بڑی تعداد اپنے ساتھ لگائی تھی۔ اور انسانوں میں سے بھی جو ان کے دوست ہیں۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم دنیا میں ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے اور ہم اس مقررہ وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانہ ہے۔ اس میں ہمیشہ رہو گے۔ پھر جیسے اللہ تعالیٰ کی مرضی اسی طرح ہم بعض کو بعض کے قریب کر دیں گے ان کے اعمال کی وجہ سے۔ اے گروہ جن اور انسانوں۔ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے۔ جو تمہیں ہماری آیات سناتے تھے۔ اور تمہیں اس دن کے آنے سے ڈراتے تھے۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم پنے جرم کی گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ اور وہ گواہی دیں گے۔ کہ بے شک وہ کافر تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔اور فرماتے ہیں کہ ہم نے نصیحت کیلئے اپنی آیات کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنوں سے قیامت والے دن پوچھے گا کیا تمہارے پاس میرے رسول نہیں آئے تھے۔جو تمہیں میری آیات سناتے تھے۔اور تمہیں اس دن کے آنے سے ڈراتے تھے۔وہ گواہی دیں گے کہ انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔اور وہ اقرار کریں گے۔کہ وہ کافر تھے۔یعنی کسی فرقے کی اطاعت کرنے والے تھے۔رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات پر نہیں تھے۔

جوانہوں نے ہمیں پڑھ کر سنائی تھیں۔یعنی قران پاک۔

یادرہے کہ جولوگ ایمان نہیں لاتے۔یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانیں گے اوراس کی اطاعت نہیں کریں گے۔اللہ تعالیٰ ان پر عذاب بھیجتا ہے۔جیسا کہ آج کل ہم پر فرقوں کی وجہ سے عذاب آیا ہوا ہے۔اور سب ایک دوسرے کے گلے کاٹ رہے ہیں۔

سورہ انعام۔آیات 65 تا 68۔پارہ 7

آپ ﷺ کہیے کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے کوئی عذاب نازل کرے یا تمہیں فرقے فرقے بنا کر ایک دوسرے سے لڑائی کا مزہ چکھا دے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے اپنی آیات بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھ جائیں اور آپ کی قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلا دیا ہے حالانکہ وہ سچ ہے آپ ﷺ کہیے۔میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں ہر چیز کے ظاہر ہونے کا ایک وقت مقرر ہے اور عن قریب آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں جھگڑتے ہیں تو ان کے پاس مت بیٹھیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں نہ لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آ جانے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں یہ بات ان لوگوں کے لئے کہی جا رہی ہے جنہوں نے قرآن پاک کے سچ کو جھٹلا دیا۔ایسے لوگوں پر مختلف قسم سے عذاب آتا ہے۔جن میں سے ایک یہ ہے۔کہ فرقے آپس میں لڑائی کریں۔یہ عذاب آج کل ہم پر آیا ہوا ہے۔اور یہ قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے ہے۔ان فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کو جھٹلا کر اپنے نام نہاد مفسروں کو رب بنا رکھا ہے۔

**سورہ زخرف۔آیات 36 تا 44۔پارہ 25**

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے۔تو ہم اس کے لیے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور بلاشبہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن سے روکتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا۔اے کاش میرے اور تمہارے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا۔تو کتنا برا ساتھی ہے اور جب تم دنیا میں ظلم کر رہے تھے تو آج تم کو اس سے کچھ حاصل نہیں کہ تم سب عذاب میں برابر کے شریک ہو۔بھلا کیا آپ بہروں کو سنائیں گے۔یا اندھوں کو یا ان کو جو کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔پھر اگر ہم آپ ﷺ کو دنیا سے لے گئے تو ہم ان سے ضرور بدلہ لیں گے۔یا ہم آپؐ کو وہ عذاب دکھا دیں۔جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔تو بے شک ہم ان پر ہر طرح سے قادر ہیں۔آپؐ اس کو مضبوطی سے تھامے رکھیے۔جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب تم لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو قرآن سے غفلت اختیار کرتا ہے۔ہم اس کے لیے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ اسے قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتا اور یہ لوگ سوچتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں۔یہاں تک جب قیامت ہوگی تو وہ شیطان سے کہے گا۔کاش تمہارے اور میرے درمیان مشرق مغرب کا فاصلہ ہوتا اور جب تم دنیا میں ظلم کرتے رہے یعنی اللہ کی آیات سے منہ موڑتے رہے۔اب تمہیں پچھتاوے سے کچھ حاصل نہیں ہونے والا۔اب سب عذاب میں برابر کے شریک ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس شیطان کو ڈھونڈنا ہے یہ شیطان آخر کون ہے۔ جو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن پاک سے غفلت اختیار کر رکھی ہے۔اس لیے یہ شیطان ہمارے آس پاس کے رہنے والے لوگ ہیں جو ہمیں قرآن سمجھنے سے روکتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ تم گمراہ ہو جاؤ گے حالانکہ وہ خود قرآن پاک کے مطابق گمراہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے نبیؐ اس قرآن پاک کو مضبوطی سے تھام لیجیے۔بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں۔ بے شک یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور آپ سے جلد ہی اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

ہمیں قرآن پاک کو مضبوطی سے تھام لینا چاہیے تاکہ قرآن پاک کو سمجھ کر عمل کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہی پر شرمندہ ہونے سے بچ سکیں اور کامیاب ہو سکیں۔اور ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔کہ ہم سے جلد ہی قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سورہ احقاف۔آیات 29 تا 32۔ پارہ 26

اور جب ہم جنات کے ایک گروہ کو تمہارے طرف لے آئے تھے تاکہ وہ قرآن سنیں۔ پھر جب وہ حاضر ہوئے اس جگہ تو انہوں نے آپس میں کہا خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف آئے کہنے لگے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی ہے وہ اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے سچے اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔اے ہماری قوم کے لوگو۔اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کر لو اور اس پر ایمان لے آؤ۔اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتا۔اس کیلئے کوئی ولی نہیں ہوگا۔ایسے لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنات کا گروہ قرآن پاک کی دعوت دے رہا ہے اور کہتے ہیں کہ اگر دوسروں نے یہ دعوت قبول نہ کی اور رسول ﷺ کی آواز نہ سنی اور دعوت کو قبول نہ کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے انہیں کوئی بچانے والا ولی نہیں ہوگا یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کی دعوت قبول کرنے والے کے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر کے دردناک انجام سے بچا لیں گے۔

سورہ یاسین۔آیات 60 تا 70۔ پارہ 23

اے آدم کی اولاد، کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی غلامی نہ کرنا بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر چکا ہے تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اس کفر کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے۔ جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں۔تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں وہ اس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تاکہ وہ خبردار کرے ہر اس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ کیا میں نے تم سے وعدہ نہیں لیا تھا کہ میری غلامی کرنا اور شیطان کی غلامی نہ کرنا یہی سیدھا راستہ ہے یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی باتوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔؟ یا ہم کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر اللہ تعالیٰ کی بات ثابت ہونے والی ہے۔کہ ہم شیطانوں کی غلامی کرنے والے ہیں کیونکہ ہم اپنے فرقوں کی غلامی کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والی ہدایت سے بھری کتاب کو سمجھا ہی نہیں۔

سورہ جن۔آیات 11 تا 17۔ پارہ 29

اور ہم میں سے بعض نیک ہیں اور ہم میں سے بعض اور طریقوں پر تھے اب ہم نے خیال کر لیا ہے کہ نہ تو اللہ تعالیٰ کو زمین میں عاجز کر سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت سن لی تو ہم اس پر ایمان لے آئے پس جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اس کو نہ کسی نقصان کا ڈر ہو گا اور کسی زیادتی کا اور یہ کہ ہم میں سے بعض نا انصاف ہیں بس جو کوئی فرمانبردار ہو گیا تو اس نے سیدھا راستہ ڈھونڈ لیا اور جو بے انصاف ہیں وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور اگر وہ سیدھے راستے پر قائم رہتے تو ہم انہیں با افراط پانی سیراب کرتے تا کہ اس سے ہم ان کی آزمائشیں کریں اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ لے گا تو اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں جنات اپنے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں کہ جنات بھی مختلف طریقوں پر ہوتے ہیں جیسا کہ انسان مختلف طریقوں پر ہوتے ہیں۔یعنی فرقوں پر ہوتے ہیں۔اور جب جنات نے ہدایت یعنی قرآن پاک کو سنا تو اس پر ایمان لے آئے تو جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو جائے تو اس نے سیدھا راستہ ڈھونڈ لیا۔اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ لے گا تو اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

سورہ احقاف۔آیت 35۔ پارہ 26

بس آپ ﷺ صبر کیجیے۔جس طرح عالی صفت رسولوں نے صبر سے کام لیا اور ان لوگوں کیلئے جلدی نہ کیجئے جس دن وہ دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے گویا دنیا میں بس دن کی کچھ کی دیر ہی رہے اس پیغام کو پہنچا دیجیے۔اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو صبر کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں اور قرآن پاک کے پیغام کو پہنچانے کا حکم دے رہے ہیں اب وہی لوگ ہلاک ہوں گے جو قرآن پاک کے نافرمان ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے نافرمان ہوں گے۔

سورہ حج۔آیات 67 تا 68۔ پارہ 17

ہر امت کیلئے ہم نے طریقہ مقرر کر دیا جس پر وہ چلتے ہیں بس وہ آپ سے نہ جھگڑیں اور آپ ﷺ اپنے رب کی طرف بلاتے رہے بلاشبہ آپ سیدھے راستے پر ہیں اور اگر وہ آپ سے جھگڑا کریں تو ان کو کہہ دیجئے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان قیامت والے دن فیصلہ کرے گا جس میں تم اختلاف کرتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر امت ایک طریقے پر چلتی ہے بس آپ ﷺ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہیں یعنی قرآن پاک کی طرف کیونکہ آپ سیدھے راستے یعنی قرآن پاک پر ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اختلاف کرنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان قیامت والے دن فیصلہ کرے گا جس میں تم اختلاف کرتے ہو۔

سورہ مریم۔آیت 65 پارہ 16

وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی غلامی کا حکم دے رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کرتے ہیں تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کا کوئی دوسرا رب ہے کیونکہ رب کی تو یہ نشانی ہے کہ وہ زمین اور آسمانوں میں تمام موجود چیزوں کا رب ہے۔

سورہ تکویر۔آیات 25 تا29۔ پارہ30

اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کا کلام نہیں ہے پھر تم کدھر چلے جا رہے ہو یہ تو تمام دنیا والوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ تعالیٰ چاہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اور قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔اور یہ قرآن کسی شیطان نافرمان کا کلام نہیں ہے پھر تم کدھر چلے جا رہے ہو یہ تو تمام دنیا والوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ تعالیٰ چاہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

سورہ حج ۔آیات 23 تا24 پارہ17

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا۔جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا ان کو پاکیزہ کلام کی ہدایت کی گئی تھی اور خدائے حمید کے راستے کی ہدایت کی گئی تھی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں کو قرآن پاک کے پاکیزہ کلام سے ہدایت ملی ہوگی اور تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کی ہدایت ہوگی وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہاں ان کو ریشمی لباس پہنایا جائے گا سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے یہ ایمان والے لوگ ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہیں۔

سورہ صٰفّٰت ۔آیات 19 تا34۔ پارہ23

بس وہ ایک زور کی آواز ہوگی پس وہ اچانک دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے کہ ہائے ہماری بدبختی یہ تو دین کا دن ہے یہ وہی فیصلے کا دن ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ان کو اکھٹے کرو۔۔جنھوں نے ظلم کیا اور اُن کے ساتھیوں کو جن کی وہ غلامی کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے بجائے اور پھر انہیں جہنم کا راستہ دکھاؤ اور ان کو ٹھہراؤ کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا کہ اب تمہیں کیا ہو گیا ہے تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ آج کے دن بڑے فرمانبردار بنے ہوئے ہیں اور ان میں سے بعض ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں سوال کریں گے کہیں گے کہ تم تو ہمارے پاس بڑی قوت سے آتے تھے وہ جواب میں کہیں گے بلکہ تم تو ایمان لانے والے ہی نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے پس ہم سب کے حق میں اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہوئی کہ ہم ضرور مزہ چکھنے والے ہیں ہم نے تمہیں گمراہ کیا ہم خود بھی گمراہ تھے پس اس دن وہ عذاب میں سب برابر کے شریک ہوں گے بے شک ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت جب ایک گرجدار آواز کے ساتھ قائم ہوجائیگی ،ظالم یعنی فرقہ پرست قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائیں گے یہ وہی لوگ ہیں جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کی غلامی کرتے تھے۔ قرآن پاک کے سچ کے مقابلے میں اپنے فرقوں اور معتبروں کی اطاعت کرتے رہے۔آج بھی لوگوں کو قرآن پاک سے اصلاح کی خاطر آیت دکھائی جائے تو وہ اپنے عالموں ،فرقوں ،معتبروں کو اللہ تعالیٰ کی بات پر ترجیح دیتے ہیں قیامت والے دن یہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائیں گے کوئی اپنے معتبروں ،فرقوں اور عالموں کی مدد نہیں کریں گے۔اور نہ ہی ان کے معتبران کی مدد کرسکیں گے۔مگر یہ اللہ تعالیٰ کے مجرم عذاب میں برابر کے شریک ہوں گے اور انہیں جہنم کا راستہ دکھایا جائے گا۔سب برابر کے مجرم ہونگے۔

**سورہ رعد۔آیت 36 کا دوسرا حصہ تا37۔ پارہ نمبر 13**

آپ کہہ دیں کہ مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم دیا گیا ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بناؤں لہٰذا میں اس کی طرف دعوت دیتا ہوں اس کی طرف لوٹنا ہے اس طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اب اگر آپ نے اس کے علم کے باوجود جو آپ کے پاس پہنچ چکا ہے لوگوں کے خواہشات

کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی تمہارا ولی ہوگا اور نہ کوئی اس سے سے تم کو بچا سکتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اپنا علم اور حکم کہہ رہے ہیں آپ نے نبی کریمؐ کا پیغام سنا آپ فرمار ہے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کروں میں اس کی طرف دعوت دیتا ہوں اس کی طرف لوٹنا ہے۔

خواتین وحضرات!

پھر اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر نازل گیا ہے۔ اب قران پاک کا علم آپ پاس پہنچ چکا ہے۔ جس نے اس علم کو چھوڑ کر لوگوں کے خواہش کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان کا نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کوئی بچا سکتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے رسولؐ کی فرمابرداری دیکھ لی کیا ہم یہ فرمابرداری کر رہے ہیں۔ ہرگز نہیں ہم سب فرقوں کی فرمابرداری کرر ہے ہیں۔ اگر ہم باز نہ آئے تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ اور نہ ہی کوئی ہماری مدد کر سکے گا۔ کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔

### سورہ زمر۔ آیت 11 تا 18۔ پارہ نمبر 23

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کیلیئے دین کو خالص کر کے صرف اس کی غلامی کروں۔ اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود فرمابردار بنوں۔ آپ ؐ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ آپ ؐ کہہ دیجئے کہ میں تو دین کو خالص کر کے صرف اس کی غلامی کروں گا تم اس کے سوا جس کی چاہو غلامی کرو۔ آپ ؐ کہہ دیجئے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیا سنو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے۔ یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو ڈراتا ہے اے میرے غلاموں تم مجھ ہی سے ڈور اور وہ لوگ جو طاغوت کی غلامی کرنے سے بچتے رہے انہی کیلیئے خوشخبری ہے میرے غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی اعلیٰ باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو عقلمند ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں نبی کریمؐ اپنا طرز عمل بتا رہے ہیں۔ ان آیات کو غور سے بار بار پڑھیں ان میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کا حکم ہے جو صرف قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ انہی کیلیئے خوشخبری ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو عقلمند ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی اعلیٰ باتوں کی اطاعت کرتے ہیں۔

طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں۔ یا نام نہاد مفسر ہوں۔

### سورہ زمر۔ آیات 65 تا 67۔ پارہ 24

اور بے شک آپ ﷺ کی طرف اور آپ سے پہلے جو رسول گزرے ہیں۔ ان پر یہی وحی بھیجی گئی۔ کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ اور تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور شکر گزار غلاموں میں شامل ہو جاؤ۔

لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے قیامت والے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہونگے وہ ان باتوں سے پاک اور بالاتر ہے جو یہ لوگ اس کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ کے نام پیغام ہے۔ اور یہ پیغام تمام رسولوں کے نام تھا۔ کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ اور تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور شکر گزار غلاموں میں شامل ہو جاؤ۔

یہ آیات فرقہ پرست لوگ بار بار پڑھیں۔ جنہوں نے اپنے نام نہاد مفسروں کی غلامی اختیار کر رکھی ہے۔ اور مشرک بن چکے ہیں۔ شفاعت کے عجیب وغریب طریقے لوگوں تک پہنچا

رہے ہیں۔صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی حکومت قیامت والے دن ہوگی۔

آئیں اللہ تعالیٰ کی قدر اس طرح کریں کہ قرآن پاک کو اردو میں سمجھیں اللہ تعالیٰ کی باتوں پر غور کریں اس کو سچا سمجھیں اور اطاعت کریں۔یہی آسان دین ہے سیدھا دین ہے اور دین فطرت ہے فرقہ والوں نے تو عجیب وغریب دین لوگوں تک پہنچا کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیا ہے اور ایسے عجیب وغریب دین سے لوگوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔

**سورہ نمل۔آیات 91 تا 92۔پارہ 19**

مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ میں اس شہر کے مالک کی غلامی کروں جس نے اسے احترام بخشا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمابردار بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں۔پھر جو ہدایت پر آتا ہے۔تو بیشک وہ اپنے لیے ہدایت پر آتا ہے اور جو کوئی گمراہ رہا تو آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول پاک ﷺ کو فرمابردار رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور قرآن سنانے کا حکم ہے اور یہ قرآن قیامت تک لوگوں کے لیے ہے اگر ہم قرآن پاک کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں تو ہدایت پر ہیں۔اگر اپنے فرقوں پر ہیں تو گمراہ ہیں اور نبی کریم ﷺ نے ہمیں قرآن سنا دیا آپ کہہ رہے ہیں کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں سورہ الکافرون کا مرکزی خیال سنانا چاہوں گی رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ جس کی غلامی میں کرتا ہوں اس کی غلامی تم نہیں کرتے اور جس کی غلامی تم کرتے ہو اس کی غلامی میں نہیں کرتا تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے۔اور یہ رسول ﷺ کا دین تھا۔کیا ہم اس دین پر ہیں۔اگر ہم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی کریں گے۔ یعنی فرقوں کی غلامی کریں گے۔تو مشرک ہو جائیں گے۔

**سورہ اعراف آیت 27 کا آخری حصہ پارہ 8**

بے شک ہم نے شیطان کو ان لوگوں کا ولی بنا دیا ہے۔جو ایمان نہیں لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے یعنی قرآن پاک کی باتوں کو سچ نہیں سمجھتے اور ان کی اطاعت نہیں کرتے۔اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ولی شیطان بنا دیتا ہے۔دوست شیطان بنا دیتا ہے۔

**سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16**

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو نہ دیکھتی ہیں۔نہ سنتی ہیں۔اور نہ تمہارے کچھ کام آسکتی ہیں۔اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔کہ آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔میرے پاس وہ علم ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب۔اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی دراصل سچا علم ہوتا ہے۔اور سیدھا راستہ ہوتا ہے۔

**سورہ انعام آیات 71 پارہ نمبر 7**

آپ ﷺ کہیے۔کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کو پکاریں۔جو نہ ہمیں فائدہ دے سکتے ہیں اور نہ ہمارا نقصان کر سکتے ہیں۔جب اللہ نے ہمیں ہدایت دی ہے۔تو کیا اس کے بعد ہم الٹے پاؤں پھر جائیں۔ اس انسان کی طرح جسے کوزمین میں شیطانوں نے بہکا دیا ہو۔اور وہ زمین میں حیران ہو۔اور اس کے ساتھی اسے پکار رہے ہوں۔کہ ہدایت کی طرف تو ادھر ہمارے پاس چلا آ۔آپ ﷺ کہیے۔کہ بے شک ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی ہے۔اور ہمیں تو حکم ہے۔کہ ہم رب العالمین کے فرمابردار بن جائیں۔یعنی مسلم بن جائیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں فرقہ پرستوں کو دکھایا ہے۔ جو ہدایت یعنی قرآن پاک پانے کے باوجود اُلٹے پاؤں پھر جاتے ہیں یعنی مرتد ہو جاتے ہیں۔یعنی فرقے بنالیتے ہیں۔ایسے لوگوں کی مثال اُس انسان کی طرح ہے۔ جو زمین میں بھٹک گیا ہو۔اس کے ساتھی ہدایت کی غرض سے اپنی طرف بلاتے ہیں۔کہ ہمارے پاس ہدایت ہے۔ہمارے پاس آجاؤ۔ایسے تمام لوگ جو فرقہ پرست ہیں۔یہی تبلیغ کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ہدایت ہے۔لوگو ہمارے پاس آجاؤ۔ہمارے پاس ہدایت ہے ایسے تمام فرقہ پرستوں کے جواب میں رسول ﷺ فرماتے ہیں

کہ بے شک ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی ہے۔اور ہمیں تو حکم ہے۔کہ ہم رب العالمین کے فرمابردار بن جائیں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کو پکاریں۔ جو نہ ہمیں فائدہ دے سکتے ہیں اور نہ ہمارا نقصان کر سکتے ہیں۔جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی ہے۔یعنی قرآن پاک دیا ہے۔تو کیا اس کے بعد ہم الٹے پاؤں پھر جائیں۔ اس شخص کی طرح جیسے کو زمین میں شیطانوں نے بہکا دیا ہو۔اور وہ زمین میں حیران ہو۔اور اس کے ساتھی اسے پکار رہے ہوں۔کہ ہدایت چاہیے تو ہمارے پاس آوَ۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی ہے۔اور ہمیں تو حکم ہے۔کہ ہم رب العالمین کے فرمابردار بن جائیں۔یعنی مسلم بن جائیں۔ہدایت یعنی قرآن پاک کے فرمابردار بن جائیں۔

سورہ فاطر آیات 5 تا 8 پارہ 22

اور اگر وہ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو بے شک آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا۔اور تمام معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔اے لوگو بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔کہ دھوکے باز تمھیں دنیا کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکے میں نہ ڈال دے۔بے شک شیطان تمھارا دشمن ہے۔پس تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو۔وہ تو اپنی پارٹی کو بلاتا ہے۔تا کہ وہ جہنمی ہو جائیں۔وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا۔انکے لیے سخت عذاب ہے۔اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کے لیے بخشش اور بہت بڑاااجر ہے۔پھر کیا جن کے برے اعمال اسے خوبصورت بنا کر دکھائے جا رہے ہوں۔پھر وہ انہیں اچھا سمجھے۔پھر بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔پھر کیا آپ ﷺ ان پر حسرت کے مارے جان نہ دیں ۔بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم ان لوگوں کی ہے۔جنھوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔ان کے لیے سخت عذاب ہوگا کیونکہ یہ دھوکے باز شیطان کی پارٹی کا حصہ بن گئے تھے۔اور یہ دھوکے باز اللہ تعالیٰ کے بارے میں لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں رسول ﷺ ایسے لوگوں پر حسرت نہ کریں۔حسرت کے مارے جان نہ دیں۔کیونکہ جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے۔

دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کے لیے بخشش اور بہت بڑاااجر ہے

خواتین وحضرات!

باپ دادا کا راستہ شیطان کا راستہ ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیات 168 تا 171 پارہ 2

اے لوگو زمین میں جتنی حلال پاک چیزیں ہیں۔ان میں سے کھاؤ۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو۔بے شک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔وہ تمھیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں کہو۔جس کا تمھیں علم نہیں۔اور جب انہیں کہا جاتا ہے۔کہ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو۔تو انہوں نے کہا ۔کہ وہ اس کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ عقل نہ رکھتے ہوں۔اور نہ ہدایت پر ہوں۔اور ان کی مثال جو کافر ہیں۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اس چیز کو پکارتا ہے جو سوائے پکار کے کچھ نہیں سنتی وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔پس وہ عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کافر یعنی فرقہ پرستوں کو دکھایا ہے۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو شیطان کے قدموں پر چلنے والے ہیں۔یہ باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب قرآن پاک کی اطاعت کی طرف بلایا جاتا ہے۔تو قرآن پاک کے بجائے اپنے باپ دادا کے راستے کو ترجیح دیتے ہیں۔چاہے ان کے باپ دادا نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں۔ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی

باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔ بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔ اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

سورہ البقرہ آیات 208 تا 212 پارہ 2

اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو۔ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔ اگر واضح دلائل آنے کے بعد تم پھسل گئے۔ تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔ کیا یہ لوگ اس بات کے انتظار میں ہیں۔ کہ بادلوں کے سایوں میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نمودار ہوں۔ اور تمام باتوں کا فیصلہ ہو جائے۔

خواتین وحضرات

ایمان کا مطلب سورہ محمد کے پہلی تین آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا ہے۔

اسلام کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے ہو اور اس کی اطاعت کرتے ہو۔ میری فرمابرداری پوری پوری کرو۔ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو۔ واضح دلائل یعنی قرآن پاک آنے کے بعد تم پھسل گئے۔ تو تمھاری خیر نہیں۔ لوگ کس چیز کے انتظار میں ہیں۔

کہ اللہ تعالیٰ آجائے۔ یا فرشتوں کے انتظار میں ہیں۔ کیا فیصلے کے انتظار میں ہیں۔

نوٹ۔ کسی کے بھی باپ دادا کا راستہ شیطان کا راستہ ہے۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت ہے۔ قرآن پاک کے واضح دلائل کے آگے باپ دادا کے راستے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

علم اور روشنی اور کتاب تینوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔

**سورہ لقمان۔ آیت 20 کا آخری حصہ تا 21 آیت۔ پارہ نمبر 21**

لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے جبکہ اس کے پاس نہ علم ہے اور نہ کوئی روشنی دکھانے والی کتاب ہے اور جب انہیں کہا جاتا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس چیز کی اطاعت کریں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ چاہے شیطان انہیں دوزخ کے عذاب کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ پرستوں کی نشانی دکھائی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر اللہ تعالیٰ کی کتاب کے اور جب ان کو قرآن پاک کی اطاعت کیلئے کہا جاتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کے راستے پر چلیں گے۔

خواتین وحضرات!

باپ دادا کا راستہ شیطان کا راستہ ہے۔ صرف قرآن جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ حکم دے رہیں ہیں۔ قرآن پاک کی طرف بلا رہے ہیں۔

سورہ زخرف آیات 22 تا 25 پارہ 25

بلکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک ہی طریقے پر پایا ہے۔ اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور اس طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی خبردار کرنیوالا بھیجا۔ تو وہاں کے لوگوں نے یہی کہا۔ کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے۔ اور ہم اُن کے نقش قدم کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ان کے رسول نے کہا۔ اگر چہ میں اس سے بہتر ہدایت لے آؤں۔ جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ وہ بولے جو پیغام تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ ہم اُس کے نافرمان ہی رہیں گے۔ پھر ہم نے اُن سے بدلا لے لیا۔ پھر دیکھ لو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

خواتین وحضرات

یہ حال ہمارا بھی ہے۔ کسی کو قرآن پاک سے کوئی آیت دکھائیں۔ تو اسکے باوجود لوگ اپنے باپ دادا کا فرقہ چھوڑنے پر آمادہ نظر نہیں آتے۔ یہ رسول ﷺ کے نافرمان ہیں اور قرآن پاک کے نافرمان ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ کے پیغام کو قبول ہی نہیں کیا۔ اور اپنے باپ دادا کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ ہم بھی فرقوں کی صورت میں کئی اُمتوں میں بٹ چکے ہیں۔ اور رسول کی ہدایت یعنی قرآن پاک کو اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔ ہم نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلایا ہے۔ اسلیے ہم پر بھی عذاب آ رہے ہیں۔

سورہ سبا آیات 20 تا 21 پارہ 22

اور بے شک شیطان نے ان کے بارے میں اپنے گمان کو سچا پایا۔ پس انہوں نے اس کی اطاعت کی۔ سوائے ایمان والوں کی ایک فرقے کے۔ اور شیطان کا ان لوگوں پر اس سے زیادہ غلبہ نہیں تھا۔ مگر ہم معلوم کرلیں۔ اُن لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کی نسبت الگ کردیں۔ جو اس میں شک کرتے ہیں۔ اور تیرا رب ہر چیز پر نگران ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک فرقہ شیطان سے بچ پائے گا۔ یہ ایمان والوں کا فرقہ ہوگا۔ ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے فرقے کے علاوہ باقی تمام فرقے شیطان کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

سورہ ابرہیم آیات 21 تا 22 پارہ 13

اور جب تمام کاموں کا فیصلہ ہو جائیگا۔ تو شیطان کہے گا۔ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا۔ اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا۔ پھر میں نے اس کے خلاف کیا۔ اور میرا تم پر اس کے سوا اور کچھ زور نہ تھا۔ کہ میں نے تم کو بلایا۔ اور تم نے میرا کہا مان لیا۔ پس مجھے ملامت نہ کرو نہ میں تمھاری فریاد کو پہنچنے والا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو۔ بے شک میں انکار کرتا ہوں اس کا جو تم نے مجھے پہلے اس کا شریک بنایا۔ بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

سورہ کہف آیت 50 پارہ 15

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔ کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو سب نے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے۔ وہ جنات میں سے تھا۔ اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ تو کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو اپنا ولی بناتے ہو۔ حالانکہ وہ تمھارے دشمن ہیں۔ ظالموں کے لیے بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں شیطان کی بات کررہے ہیں۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی اور آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ تو جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقے بنائے ہیں۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔ اور کافر ہیں۔ اور ہمارے دشمن ہیں۔ جو لوگ ایسے لوگوں کو اپنا ولی بنائیں گے وہ بھی ظالم ہوں گے۔

چونکہ فرقہ پرست بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقے بناتے ہیں۔ اور اس کے لیے دلیلیں دیتے ہیں۔ اور اس پر دلیلیں دے دے کر شیطان کی طرح قائم ہیں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ اسی طرح آیات کو جھٹلانے والوں کے بارے میں کہتے ہیں۔

سورہ فرقان آیت 77 پارہ 19

آپ ﷺ کہہ دو۔ میرے رب کو تمھاری کچھ پرواہ نہیں ہے۔ اگر تم اُس کو نہ پکارو۔ مگر تم نے اُس کو جھٹلایا ہے۔ بس جلد تمھیں اس کی سزا ملے گی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والوں لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

میرے رب کو تمھاری کچھ پرواہ نہیں ہے۔ اگر تم اُس کو نہ پکارو۔ مگر تم نے اُس کو جھٹلایا ہے۔ بس جلد تمھیں اس کی سزا ملے گی۔

خواتین وحضرات

اس لیے کہ فرقہ پرست قرآن پاک کے سچ کو تو مانتے ہی نہیں۔ اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو نہ پکارتے۔ تو کوئی بات نہیں تھی۔ مگر انہوں نے باقاعدہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہے۔ باقاعدہ قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے قرآن پاک کی سائیڈوں کو بہت لکھا ہے۔ یعنی کالا کیا ہے۔

اس لیے اللہ تعالیٰ ان کو نہیں چھوڑے گا۔ کیونکہ فرقہ پرست تمام زندگی قرآن پاک کی مخالفت پر کام کرتے ہیں۔ کوئی قرآن پاک کی طرف آنا چاہے تو کسی نہ کسی بہانے سے اُسے قرآن پاک سے دور کردیتے ہیں۔ اور اپنے فرقے کی طرف لے جاتے ہیں۔

کیا یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔ یا چال ہے۔ کیا رسول ﷺ ان کے پاس قرآن نہیں لائے تھے۔ یہ ان نام نہاد مفسروں کا ہی کمال ہے۔ کہ آج بھی قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھا جارہا ہے۔

میں تھوڑی سی نشاندہی کرنا چاہوں گی ۔ کہ قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہا ہے ۔ کہ میں نے قرآن پاک کو تفصیل کے ساتھ بنایا ہے ۔فرقہ پرست اس بات کو نہیں مانتے اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ فرقے نہیں بنانے ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں فرقے بنائے ۔اور مسلم نہ بنے ۔ جو خود ہی مسلم نہیں ۔تو کیا آپ ان کی اطاعت کریں گے ۔قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہا ہے ۔

کہ میں نے رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں دیا ان فرقہ پرستوں کی تعلیمات ہی یہی ہیں ۔ کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم تھا۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا حالانکہ انہوں نے اس بات کی تحقیق ہی قرآن پاک سے نہیں کی ۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اس بات کا کیا مطلب ہے ۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ میں نے رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا اور ایسے معجزے رسول ﷺ کے ساتھ منسوب کیے ۔جن میں روزانہ اضافہ ہو رہا ہے ۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ رسول انسانوں میں سے ہوتے ہیں ۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا کہ وہ نور ہیں ۔اور اس طرح نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے ۔وہ کافر ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے رسول ﷺ کا دشمن ہے مجرم ہے مرتد ہے ۔مشرک ہے ظالم ہے ۔اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے والا ہے قرآن پاک کا نافرمان ہے ۔ قرآن پاک کا باغی ہے ۔قرآن پاک کو جھٹلانے والا ہے ۔اور دوزخی ہے ۔اور قرآن پاک کے ساتھ ضد میں کھڑا ہے ۔

اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے ۔ کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے ۔ پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا ۔تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے ۔فرقوں کے نام نہاد مفسر کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس یہ یہ معجزے تھے ۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں ۔وہی کافر ہیں اور قرآن پاک سے مرتد ہو چکے ہیں ۔

سورہ مریم آیات 75 تا 87 پارہ 16

آپ ﷺ کہہ دو ۔ کہ جو گمراہی میں پڑا ہوا ہے ۔رحمٰن اسے ایک مدت تک مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے ۔جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یا عذاب کو دیکھ لیں گے ۔ یا قیامت کو تو انہیں معلوم ہو جائے گا ۔ کہ مکان کے لحاظ سے کون زیادہ بری حالت میں ہے ۔اور کس کا لشکر کمزور ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے ۔جن لوگوں نے ہدایت حاصل کی انہیں ہدایت میں ۔اور صالح اعمال باقی رہنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہیں ۔کیا آپ نے دیکھا ہے ۔وہ جس نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے ۔اور کہتا ہے ۔ کہ مجھے مال اور اولاد دی جائے گی ۔کیا وہ غیب کو جھانک کر دیکھتا ہے ۔یا اس نے رحمٰن سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے ۔ ہرگز نہیں جو وہ کہتا ہے ۔ہم اسے لکھ لیں گے ۔اور اس کے لیے عذاب بڑھاتے جائیں گے ۔اور ہم وارث ہوں گے ۔اور یہ اکیلا ہمارے پاس آئے گا ۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا لیے ۔تاکہ وہ ان کے لیے عزت کا باعث ہوں ۔ ہرگز نہیں وہ جلد ہی ان کی غلامی سے انکار کریں گے ۔اور ان کے مخالف ہو جائیں گے ۔کیا آپ نے نہیں دیکھا ۔ کہ بے شک ہم نے شیطان کافروں پر چھوڑ رکھے ہیں ۔تاکہ وہ انہیں اُکساتے رہیں ۔پس آپ ﷺ ان پر جلدی نہ کریں ۔ بے شک ہم ان کے لیے دن گن رہے ہیں ۔جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمان کے پاس مہمان بنا کر لے جائیں گے ۔اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے ۔وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس سفارش کا اختیار نہیں رکھتے ۔مگر جس نے رحمان سے اجازت لی ہوگی ۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے ۔پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جو گمراہ ہیں ۔یعنی کافر یعنی فرقہ پرست جن پر اللہ تعالیٰ نے شیطان پر چھوڑ رکھے ہیں ۔تاکہ وہ انہیں اُکساتے رہیں ۔پس آپ ﷺ ان پر جلدی نہ کریں ۔ بے شک ہم ان کے لیے دن گن رہے ہیں ۔دوسری قسم پرہیزگاروں کی ہے ۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرتے ہیں ۔ایسے پرہیزگاروں کو کو اللہ تعالیٰ کا مہمان بنا کر لے جایا جائے گا ۔

سورہ البقرہ آیات 2 تا 9 پارہ نمبر 1

یہ ایسی کتاب ہے ۔جس میں شک کی گنجائش نہیں ۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے ۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں ۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے ۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں ۔وہ آپؐ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ۔ایسے ہی لوگ اپنے پرورد گار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ۔ بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا ۔آپ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں ۔ان کے لیے برابر ہے ۔وہ ایمان نہیں لائیں گے ۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں ۔ جو کہتے ہیں ۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے ۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں ۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو

دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو کامیاب ہونے والے ہیں۔اُن کا عمل اس پیکج پر مشتمل ہے ۔جو قرآن پاک میں شک نہیں کرتے۔جو اس سے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ ﷺ کی طرف نازل شدہ ( قرآن ) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے ( نبیوں پر ) اتاری گئی تھیں۔اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔یہ پرہیزگار لوگ اللہ تعالیٰ کی ہدایت والے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے لوگوں کو دکھا رہا ہے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔آپ ﷺ انہیں قرآن پاک سے خبردار کریں یا نہ کریں۔اُن کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے ۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو لوگ کافر ہیں یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔رسول ﷺ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں اُن کے لیے برابر ہے۔یعنی یہ فرقہ پرست رسول ﷺ کی نہیں سنتے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے ۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات !

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے ۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات !

ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔یہ فرقہ پرست منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔حالانکہ وہ تو قرآن پاک کے نافرمان ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔انہوں نے قرآن پاک کو سچ مانا ہوتا تو فرقے کیوں بناتے ۔اس طرح فرقے پرست ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔جس طرح شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اس کے لیے دلائل دیتا رہا۔اسی طرح فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقے بناتے ہیں۔اور اس کے لیے شیطان کی طرح دلائل دیتے ہیں۔

### سورہ البقرہ۔آیات 174 تا 176۔پارہ 2

جو لوگ ان باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اور اس کام کے بدلے میں تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھالیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا یہی لوگ ہیں جنہوں نے مغفرت کے بدلے عذاب اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی یہ لوگ دوزخ کی آگ پر کتنا صبر کرنے والے ہیں یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب سچ کے مطابق نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور جا پہنچے ہیں

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں جو باتیں نازل کی ہیں جو لوگ اس کو اپنے دنیاوی مطلب کی خاطر چھپاتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ تو ان سے بات کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ ان سے چمٹے رہیں گے گناہ دور نہیں کرے گا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہو جانی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان لوگوں

نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو سچ نازل کیا تھا مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کر کے فرقے بنائے وہ ضد میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

سورہ النحل۔آیات 63 تا 64۔پارہ 14

اللہ کی قسم آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں مگر شیطان نے ان کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے وہی شیطان آج بھی لوگوں کا دوست بنا ہوا ہے اور یہ دردناک سزا کے مستحق بنے ہوئے ہیں اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے تاکہ آپ ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں جن میں یہ پڑے ہوئے ہیں اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے دور کر دیں اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے اور لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں حالانکہ یہ لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آئی ہے مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا ہوا ہے اور دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔

سورہ اعراف آیات 195 تا 203 پارہ 9

بیشک میرا ولی تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام صالحوں کا ولی ہے اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔اگر آپ ان کو ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہو جائے۔تو اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کر لیا کرو۔بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

بے شک جو لوگ جو پرہیزگار ہیں جب شیطان کی طرف سے انہیں کوئی وسوسہ چھو جاتا ہے۔تو وہ یاد کرتے ہیں پھر اُسی وقت دیکھنے لگتے ہیں۔

اور ان کے بھائی انہیں گمراہی میں لے جاتے ہیں۔اور پھر وہ کوئی کمی نہیں کرتے۔

اور جب آپ ان کے پاس کوئی معجزہ نہ لائیں۔تو کہتے ہیں۔تم نے خود ہی کوئی معجزہ کیوں نہ انتخاب کر لیا۔آپ ﷺ کہیے۔میں تو صرف اس چیز کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے، یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ہدایت اور رحمت ہے۔ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔اور جب قرآن پڑھا جائے۔تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔بیشک میرا ولی تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام صالحوں کا ولی ہے اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔اگر آپ ﷺ ان کو ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہو جائے۔تو اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کر لیا کرو۔بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ بیان کیا جارہا ہے۔آپ ﷺ ان کو ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں یعنی قرآن کی سچائی سے اپنی اصلاح کرنے والوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔جب شیطان کی طرف سے انہیں کوئی وسوسہ چھو جاتا ہے۔تو وہ یاد کرتے ہیں پھر اُسی وقت دیکھنے لگتے ہیں۔کیوں کہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے آئی ہوئی آنکھیں یعنی قرآن پاک ہے۔جو ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔اور معجزہ طلب کرنے والوں سے رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔میں تو صرف اس چیز کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے، یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ہدایت اور رحمت ہے۔ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔اور جب قرآن پڑھا جائے۔تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

خواتین وحضرات!

اورلوگوں کوان کے بھائی یعنی نام نہادمفسر قرآن پاک سے دور کر کے گمراہی میں لے جاتے ہیں۔اورکوئی کسر نہیں چھوڑتے۔

سورہ حج آیات 3 تا4 پارہ17

اور بعض لوگ وہ ہیں۔جواللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے جھگڑتے ہیں۔اور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ بیشک جو اسے دوست رکھے گا۔تو بیشک وہ ضرور اسے گمراہ کر دے گا۔جہنم کے عذاب کی طرف اس کی ہدایت کرے گا۔

خواتین وحضرات!

علم قرآن پاک کو کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ لوگوں میں بعض وہ ہیں۔جن کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہوتا۔ایسے لوگ جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔وہ سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ جو شیطان سرکش کو دوست رکھے گا۔تو وہ شیطان اسے ضرور گمراہ کر دے گا۔اور جہنم کی طرف اس کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

خواتین وحضرات

کیا ہمارے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔اگر ہم نے قرآن پاک کا علم حاصل نہ کیا۔اوراللہ تعالیٰ کو اپنا دوست نہ بنایا۔ااور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے رہے۔تو گمراہ ہو جائیں گے اور جہنم میں جا پہنچیں گے۔

**سورہ البقرہ۔آیات159 تا162۔پارہ نمبر2**

بے شک جولوگ ہماری واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں میں معاف کردوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا ہوں اور رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنہیں نے کفر کیا اور کافر ہی مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کو اپنی تعلیمات اور لوگوں کیلئے ہدایت کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیماتی باتوں کو چھپاتے ہیں جو لوگوں کی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں البتہ جو لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں اور جو کچھ قرآن کی باتیں چھپاتے تھے وہ لوگوں کو صاف صاف بیان کریں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دے گا البتہ جن لوگوں نے کفر کیا اور کافر ہی مر گئے۔یعنی فرقے بنائے اور فرقوں کی حالت میں مر گئے۔یہی لوگ ہیں۔اِن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

سورہ رعد آیات18 تا19 پارہ 13

جنہوں نے اپنے رب کو قبول کر لیا۔ان کے لیے بھلائی ہے۔اور جن لوگوں نے اُسے قبول نہ کیا۔اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں۔جو زمین میں ہیں۔اور اُس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی ہو جائیں۔تو وہ ضرور اپنی رہائی کے لیے دے ڈالیں۔ان سے بدترین قسم کا حساب لیا جائے گا۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔کیا وہ انسان جو یہ علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔سچ ہے۔وہ اُس کی طرح ہو سکتا ہے۔جو اندھا ہے۔بیشک عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جس نے اپنے رب کو قبول کیا۔اُس کے لیے بھلائی ہے۔اور جو قرآن پاک کے سچ کو جانتا ہے وہ اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو قرآن پاک کے سچ سے اندھا ہے۔قرآن پاک کے سچ کو جاننے والا ہی اللہ تعالیٰ کو قبول کرتا ہے اور قرآن پاک کے سچ سے اندھا رہنے والا کس طرح قرآن پاک سے نصیحت حاصل کر سکتا ہے

ایسے لوگوں سے بُری طرح حساب لیا جائے گا اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ ان کی رہائی کسی طرح بھی ممکن نہیں۔

سورہ شوریٰ آیت 26 پارہ 25

اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو قبول کرتا ہے۔ جو ایمان لائے۔ اور صالح عمل کیے۔ اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔ اور کافروں کے لے سخت عذاب ہے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ جو مرد یا عورت ایمان والے ہوں گے۔ ایمان کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے اللہ تعالیٰ صرف اُن کو قبول کرتا ہے۔ اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔ اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لے سخت عذاب ہے۔

سورہ مومن آیات 69 تا 72 پارہ 24

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا ۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔ یہ کہاں سے پھرا دیے جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کتاب کو جھٹلایا اور جو کچھ ہم نے رسولوں کو دے کر بھیجا۔ بس وہ جلد ہی جان لیں گے۔ جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی۔ اور وہ کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے۔ پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔ وہ کیوں بہک جاتے ہیں۔ کہاں سے بہکا دیے جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو جھوٹا ثابت کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ رسولوں کو دے کر بھیجتے ہیں۔ یاد رہے کہ پہلے رسولوں کو کتاب کے ساتھ معجزے بھی دیے گئے۔ ایسے لوگ اپنے انجام کو جلد جان لیں گے۔ جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی۔ اور وہ کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے۔ پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

**سورہ ق۔ آیت 45۔ پارہ 26**

**ہم خوب علم رکھتے ہیں۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ اور آپ ﷺ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں۔ پس آپ ﷺ قرآن کے ذریعے نصیحت کریں۔ جو میری دھمکی سے ڈرے۔**

خواتین و حضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ صرف قرآن پاک کے ذریعے رسول ﷺ کو نصیحت کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔

## ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں یا شیطان کی پارٹی ہیں۔

جب ہم سکول میں پڑھتے ہیں۔ تو ہمارے استاد جو سند یافتہ ہوتے ہیں۔ اور یقیناً ہم سے علم میں بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ جب ہمیں کہانی یا نظم پڑھاتے ہیں۔ تو مشکل الفاظ کے معنی اور مطلب ساتھ ساتھ لکھواتے جاتے ہیں۔ اس طرح ہمیں کہانی یا نظم کی سمجھ آسانی سے آجاتی ہے۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ قرآن پاک کی تعلیمات سمجھانے کیلئے کسی کے پاس اللہ تعالیٰ سے زیادہ علم نہیں ہے۔ اس ضرورت کو اللہ تعالیٰ نے اسطرح پورا کیا ہے۔ کہ قرآن پاک بذات خود ایک ڈکشنری کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے باتوں کی ڈکشنری ہے۔ کوئی اس کو بدل نہیں سکتا۔ اس لیے ہم قرآن پاک کے الفاظ کا مطلب قرآن پاک سے ہی تلاش کریں گے۔ اسی طرح کی آیات آپ کے سامنے پیش خدمت ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی باتوں کو ہی ڈکشنری کہا ہے۔ قرآن پاک کے کسی بات کا مطلب قرآن پاک سے باہر تلاش نہیں کر سکتے۔ قرآن پاک سے آیات پیش ہیں۔ ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے

سورہ انعام آیات 114 تا 116 پارہ نمبر 8

کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاہ کوئی اور انصاف کرنے والا تلاش کروں۔ وہی تو ہے جس نے تمھاری طرف تفصیل سے ایک کتاب نازل کی ہے۔ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن پاک تمھارے رب کی طرف سے سچائی کیساتھ نازل ہوا ہے۔ اس لئے آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ اور تمھارے رب کی بات سچائی

اورانصاف کے اعتبار سے مکمل ہے۔کوئی اُس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے۔وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔اورآپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو یہ لوگ آپ کواللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں گے۔یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔اور صرف خیالی باتیں کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب پڑھا۔جوتمام لوگوں کے نام ہے۔ان آیات سے ثابت ہوا۔کہ قرآن پاک بذات خوداللہ تعالیٰ کی باتوں کی ڈکشنری ہے۔اور کوئی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدل نہیں سکتا۔اورقرآن پاک کی باتیں سچائی اورانصاف کے اعتبار سے مکمل ہیں۔اورقرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفصیل کے ساتھ نازل ہوا ہے۔کیاان باتوں کے باوجودلوگ کوئی اورانصاف کرنے والا تلاش کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے غورکیا کہ قرآن پاک کی باتیں اللہ تعالیٰ کیلئے سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ یہ رسول ﷺ کیلئے سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور یہی ہمارے لے بھی سند کا درجہ رکھتی ہیں۔اگر ہم نے دنیا کے لوگوں کی اطاعت کی تو وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں گے۔آئیں اب قرآن پاک کی ڈکشنری سے معلوم کرتے ہیں۔کہ ہمیں قرآن پاک کون سیکھا سکتا ہے۔

سورہ رحمٰن آیات 1 تا2

رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا ۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن پاک سکھایا۔

خواتین وحضرات:

کیا ہم لوگ قرآن پاک کواللہ تعالیٰ سے سیکھتے ہیں۔یعنی قرآن پاک بذات خوداللہ تعالیٰ کی باتوں کی ڈکشنری ہے۔اس ڈکشنری کی مدد سے اللہ تعالیٰ کوانصاف کرنے والا حاکم سمجھتے ہوئے قرآن پاک سیکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آج ہم قرآن پاک کی ڈکشنری کی مدد سے سورہ المجادلہ کی آیات 18 تا22 کے ترجمے میں غور کریں گے۔اوران آیات کواللہ تعالیٰ سے سیکھیں گے۔ان آیات میں ہم غور کریں گے۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یا شیطان کی پارٹی کے لوگ؟ یعنی ہم اللہ تعالیٰ کا گروہ ہیں۔یا شیطان کا گروہ ہیں۔یعنی قرآن پاک کی نظر میں ہمارا شمار کس پارٹی کے ساتھ ہے۔

خواتین وحضرات:

اب میں آپ کے سامنے جن آیات کا ترجمہ پیش کرنا چاھتی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوطرح کے لوگ دکھائے ہیں۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔جوشیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جواللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔اگر ہم ان آیات میں غور کریں گے۔تو ہم بڑی آسانی سے فیصلہ کرسکتے ہیں۔کہ ہم شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یااللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔جب ہم سکول میں نظم یا نثر پڑھتے ہیں۔توجسطرح نظم یا نثر کوسمجھنے کیلئے مشکل الفاظ کے نیچے نشان لگا دیتے ہیں۔اوراس کے معنی یادکرلیے جاتے ہیں۔جس سے ہمیں نظم یا کہانی پوری سمجھ میں آجاتی ہے۔اسی طرح آج میں بھی اپنی آیات میں آنے والے مشکل الفاظ کے نیچے نشان لگاؤں گی۔پھر قرآن پاک کی ڈکشنری سے اس کے معنی اور مطلب دکھاؤں گی۔

تاکہ عبارت سمجھنے میں کسی قسم کا شک نہ رہے ابہام نہ رہے۔اورقرآن پاک کی آیات ایک کہانی کی طرح ہم پر واضح ہوجائیں۔

سورہ المجادلہ آیات 18 تا22 پارہ28

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اُٹھائے گا۔تو یہ اُس کے سامنے بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے۔جیسے تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اوروہ خیال کرتے ہیں۔کہ اس طرح ان کا کچھ بن جائے گا۔یادرکھو کہ بے شک یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ان پر شیطان نے قابو پالیا ہے۔ اُس نے اِن سے اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا ہے۔یہی لوگ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ یادرکھو کہ بے شک شیطان کی پارٹی کے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

بے شک جولوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہی ذلیل ترین لوگ ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ میں اورمیرے رسول ہی غالب رہیں گے۔بے شک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ورغالب ہے۔آپ اُن لوگوں کو جواللہ تعالیٰ پراور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ایسا نہیں پائیں گے۔کہ وہ ایسے لوگوں سے محبت رکھیں۔جواللہ تعالیٰ اور

اُس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہوں۔خواہ وہ ان کے باپ ہوں۔خواہ بیٹے ہوں یا بھائی ہوں۔ یا ان کے خاندان والے ہوں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے۔اوران کی مدد ایک روح کے ذریعے کی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ جنتوں میں داخل کرے گا۔جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔

یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ یادرکھو کہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی کامیاب ہونے والی ہے۔

خواتین وحضرات:

اب ہم تین نشان دہ مشکل الفاظ کا مطلب اور معنی قرآن پاک کی ڈکشنری سے معلوم کرتے ہیں تا کہ آیات ہم پر ایک کہانی کی طرح واضح ہو جائیں۔

تین نشان زدہ مشکل الفاظ یہ ہیں۔

(1) نصیحت

(2) ایمان

(3) روح

☆سوال نمبر 1۔ نصیحت کیسے کہتے ہیں؟

جواب: سورہ حجر آیت 9 پارہ 14

بے شک ہم نے ہی نصیحت کو نازل کیا ہے۔اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔اور نصیحت کے نام سے پکار رہے ہیں۔اس آیت سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام نصیحت بھی ہے۔

☆ سوال نمبر 2۔ایمان کیسے کہتے ہیں؟

جواب:سورہ شوریٰ آیات 52 تا 53 پارہ 25

اوراسطرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی۔اس سے پہلے آپ ﷺ نہیں جانتے تھے۔کہ کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے۔لیکن اس قرآن کو ہم نے روشنی بنا دیا۔اس سے ہم اپنے غلاموں میں جیسے چاہتے ہیں۔ہدایت دیتے ہیں۔اور بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کررہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔یادرکھو کہ سارے معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

انہی آیات میں غور کرتے ہیں کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ قرآن پاک کی وحی سے پہلے آپ ﷺ ایمان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے روح یعنی قرآن پاک کو روشنی بنا دیا۔یعنی قرآن پاک کی تعلیمات کو روشنی بنا دیا۔جس سے جانا کہ ایمان کیا ہوتا ہے اب ہم میں سے جو انسان ایمان کو جاننا چاہتا ہے وہ قرآن پاک کی روشنی یعنی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔صرف قرآن پاک کی روشنی میں ہی جان سکتا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے۔بے شک نبی ﷺ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کررہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمان کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے اِن آیات سے جانا۔کہ قرآن پاک کی روشنی سے پہلے نبی ﷺ بھی ایمان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔قرآن پاک کی تعلیمات کی روشنی میں جانا۔کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔کتاب کیا ہوتی ہے۔ایمان اور کتاب کے مطلب اور مقصد کو جانا۔ہم لوگ جو قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھ رہیں ہیں۔ہمیں قرآن پاک کی روشنی کیسے نصیب ہوگی۔ہم ایمان کو کیسے سمجھیں گے۔

ہم قرآن پاک کو سمجھے بغیر کتاب یعنی قرآن پاک کے نازل ہونے کے مقصد کو کیسے جانیں گے۔

ہم قرآن پاک کو سمجھے بغیر ایمان حاصل نہیں سکتے۔ان آیات سے ثابت ہوا۔کہ قرآن پاک سے باہر ہمیں ایمان مل ہی نہیں سکتا۔جب رسول ﷺ نے اس قرآن پاک کے ذریعے

ایمان کو جانا۔ تو ہم بھی اسی قرآن کے زریعے جانیں گے۔ بیشک رسول ﷺ اسی سیدھے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسی قرآن پاک سے ہماری ہدایت کرتے ہیں۔ اور رسول ﷺ بھی بالکل ٹھیک اسی سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات:

آئیں ایمان کو سمجھنے کیلئے پھر قرآن پاک کی ڈکشنری سے رجوع کرتے ہیں۔

سورہ محمد آیات 2 تا 3 پارہ 26

اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔

اور ایمان لائے اُس پر جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اور وہی اُن کے رب کی طرف سے سچ ہے۔

اللہ تعالیٰ اِن کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اس لیے ہوا کہ کافروں نے جھوٹ کی اطاعت کی۔ اور جو لوگ ایمان لائے۔ انہوں نے اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے سچ کی اطاعت کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کی یہ مثال پیش کی۔ کہ جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ یعنی قرآن پاک۔ اس کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا ایمان والا ہے۔ آپ ان آیات میں غور کریں۔ ترجمہ کو بار بار پڑھیں۔ ایمان کا مکمل جواب اور تفسیر موجود ہے۔ قیامت والے دن ایمان والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ دور کر کے ان کی حالت درست کر دے گا۔

خواتین وحضرات:

آئیں قرآن پاک کی ڈکشنری سے تین ایک جیسی مثالوں سے ایمان کو سمجھتے ہیں۔

مثال نمبر 1:

سورہ انعام آیت نمبر 27 پارہ 7

کاش آپ انہیں دیکھیں۔ جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔ تو وہ کہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔ اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قیامت والے دن جہنمی پچھتائیں گے۔ کہ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔ اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

مثال نمبر 2:

سورہ قصص آیت نمبر 47 پارہ 20

اگر ایسا نہ ہوتا۔ کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی۔ پھر وہ کہتے۔ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول ﷺ کیوں نہ بھیجا۔ تا کہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔ اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔ اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔ تا کہ وہ ایمان والے بن جائیں۔

مثال نمبر 3:

سورہ طٰہٰ آیت 134 پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے۔اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا۔کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔تاکہ ان آیات پر عمل کر کے قیامت والے دن وہ ذلیل وخوار ہونے سے بچ سکیں۔

خواتین وحضرات:

ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے جانا۔کہ قرآن پاک کی آیات کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت ایمان والا بناتی ہے۔ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے جانا۔تو پتہ چلا کہ صرف منہ سے کہہ دینا۔کہ میں قرآن پاک کو مانتا ہوں یا مانتی ہوں۔یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے۔جب تک کہ اس سچ کو سمجھا نہ جائے۔اور اس کی اطاعت نہ کی جائے۔ورنہ ہم بھی ذلیل و خوار ہونے والے لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔جہنم میں جا کر پچھتانے والے بن جائیں گے۔ایمان کو سمجھنے کیلئے مثالوں پر بار بار غور کریں۔

مثال نمبر1۔روح کیسے کہتے ہیں۔

جواب:سورہ شوریٰ آیت 52 کا پہلا حصہ پارہ 25

اور اسطرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ وحی یعنی قرآن پاک کو روح کہہ رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک روح ہے۔یعنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام روح ہے۔

مثال نمبر2۔روح کیسے کہتے ہیں۔

سورہ مومن آیت نمبر 15 پارہ 24

وہی بلند درجوں والا عرش کا مالک ہے وہ اپنے غلاموں میں سے جس پر چاہتا ہے۔اپنے حکم سے روح نازل کر دیتا ہے۔تاکہ وہ لوگوں کو ملاقات کے دن سے خبردار کرے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی وحی کو روح کہہ رہیں ہے۔یعنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام روح ہے۔روح وحی کو کہتے ہیں۔ہمارے پاس روح قرآن پاک کی شکل میں محفوظ ہے۔موجود ہے۔اور کسی رسول کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

مثال نمبر3:روح کیسے کہتے ہیں۔

سورہ النحل آیت 2 پارہ نمبر 14

وہ اس روح کو اپنے جس غلام پر چاہتا ہے۔اپنے حکم سے نازل کر دیتا ہے۔کہ خبردار کر دو۔کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔بس مجھ سے ہی ڈرو۔

خواتین وحضرات:

ُآپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی وحی کو روح کہہ رہیں ہیں اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ روح قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے تین مشکل الفاظ کے مطلب قرآن پاک کی ڈکشنری سے دیکھے۔کہ نصیحت بھی قرآن پاک کو کہتے ہیں روح بھی قرآن پاک کی تعلیمات کو کہتے ہیں۔اور ایمان کا مطلب ہے۔محمد ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنے کے ہیں۔اور اس طرح کی زندگی گزارنے والے کے اعمال ہی نیک عمل ہیں۔ایسے انسان کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اس کی حالت سنوار دی جائے گی۔اب جب ہم نصیحت ایمان اور روح کے مطلب قرآن پاک کی ڈکشنری سے جان چکے ہیں۔ تو آئیں دوبارہ سورہ المجادلہ کی 18 تا 22 آیات کا ترجمہ سلیس اردو یعنی آسان اردو میں کرتے ہیں۔تاکہ آیات ہماری سمجھ میں دوٹوک آجائیں۔

سلیس ترجمہ:

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا۔تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے ہی قسمیں کھائیں گے۔جسطرح تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں۔اور وہ خیال کرتے ہیں۔کہ اسطرح

ان کا کچھ بن جائے گا۔ یادرکھوکہ یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ شیطان نے اِن پر قابو پالیا ہے۔ اوران سے اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا ہے۔ یہی لوگ شیطان کی پارٹی کےلوگ ہیں۔ یادرکھو۔ کہ شیطان کی پارٹی نقصان اٹھانے والی ہے۔ بے شک جولوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست طاقت ور ہے۔ آپ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ایسا نہ پائیں گے۔ کہ وہ اُن لوگوں سے محبت رکھیں۔ جو اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہوں۔ چاہے وہ ان کے باپ ہوں چاہے بیٹے ہوں۔ چاہے بھائی ہوں چاہے ان کے گھر والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ رکھا ہے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اوراس کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور ایک روح یعنی قرآن پاک کی تعلیمات کے ذریعے ان کی مدد کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن سے راضی ہوا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوجائیں گے۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ یادرکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہی کامیاب ہونیوالے ہیں۔

☆ سوال نمبر 1: ان آیات میں کن لوگوں کو شیطان کی پارٹی کہا گیا ہے؟

جواب: شیطان کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں۔ جو قسمیں کھاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شیطان نے قرآن پاک بھلایا ہوا ہے۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ اور یہی ذلیل ترین لوگ ہیں۔ یہی جھوٹے لوگ ہیں۔ ان کو شیطان نے قابو کیا ہوا ہے۔ اور یہ شیطان کی پارٹی ہے۔ اور شیطان کی پارٹی ہی نقصان اٹھانے والی ہے

☆ سوال نمبر 2: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ کونسے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے۔ یعنی وہ قرآن پاک کو سچ مانتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی مدد اللہ تعالیٰ روح یعنی قرآن پاک کی تعلیمات کے ذریعے کرتے ہیں۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوجائیں گے۔ یہی لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتے۔ چاہے۔ وہ رشتہ داری میں ان کے کچھ بھی لگتے ہوں۔

☆ سوال نمبر 3: ان آیات میں اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے کون سے لوگ ہیں؟

جواب: جن لوگوں کو شیطان نے نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا رکھا رکھا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ اور یہی ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔ اور یہ شیطان کی پارٹی ہے۔ یعنی شیطان کا گروہ ہے۔ اور جھوٹے لوگ ہیں۔ قسمیں کھانے والے ہیں۔ ان آیات سے ثابت ہوا ہے۔ کہ نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں اور یہ پارٹی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی پارٹی کو کامیاب بنائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ جن لوگوں کو شیطان نے نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا رکھا رکھا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ اگر نصیحت والے یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہوتے۔ تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول تھا۔

**آئیں شیطان کی پارٹی یعنی شیطان کے گروہ کو ایک بار پھر قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔**

سورہ فاطر آیات 5 تا 8 پارہ 22

اگر وہ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔ تو بے شک آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا۔ اور تمام معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ اے لوگو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ شیطان تمھیں دنیا کی زندگی میں تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔ اور نہ تمھیں دھوکے باز اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دے۔ بے شک شیطان تمھارا دشمن ہے۔ پس تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنی پارٹی کی طرف بلاتا ہے۔ تا کہ وہ سب جہنمی ہوجائیں۔ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا۔ ان کے لیے سخت عذب ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور صالح عمل کرتے رہے۔ اُن کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔ پھر کیا جس کے بُرے اعمال اُسے خوبصورت بنا کر دکھائے جارہے ہوں۔ اور وہ انہیں اچھا سمجھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے۔ گمراہ کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے۔ ہدایت دیتا ہے۔ پس آپ ﷺ ان پر حسرت کے مارے جان نہ دے دیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کئے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے۔ جنھوں نے کفر کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں۔ ان کے لیے سخت عذاب ہے

۔کیونکہ یہ دھوکے باز لوگ شیطان کی پارٹی کا حصہ بن گئے ہیں۔اور دھوکے باز شیطان کی پارٹی کا حصہ بن کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو ان سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ آپ ﷺ حسرت کے مارے ان لوگوں پر غم کے مارے جان نہ دے دیں۔بے شک جو وہ کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔دوسری قسم کے لوگ ایمان والے ہیں۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ایمان والوں کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہے۔کفر کرنے والے اور شیطان کی پارٹی کا حصہ بننے والے لوگ فرقہ بنانے والے ہیں۔جس کی وجہ سے ان کے لیے سخت عذاب ہوگا۔ جو رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔

## سورہ المائدہ۔آیات 54 تا 56۔پارہ 6

اے ایمان والو۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے۔تو عنقریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں جو ایمان والوں کے لیے دل نرم ہوں گے اور کافروں کے لئے سخت مزاج ہوں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے دے دے۔اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔بے شک تمہارا ولی تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں نماز قائم کرتے زکوٰۃ دیتے اور وہ جھکنے والے ہیں جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو ولی رکھے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی غالب رہنے والی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ِان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کرتا ہے وہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اُس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے نرم مزاج ہوں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے سخت مزاج ہوں گے۔۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کریں گے یعنی قرآن پاک کا سچ لوگوں کو دکھائیں گے اس کے علاوہ تعلیم کے لیے ہر قسم کی کوشش کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوشش کہلائی جائے گی کیونکہ تعلیم کے بغیر قرآن پاک کو نہیں سمجھا جاسکتا تعلیم کے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی کا حصہ نہیں بن سکتے۔اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے دے دے۔اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔بے شک تمہارا ولی تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں نماز قائم کرتے زکوٰۃ دیتے اور وہ جھکنے والے ہیں جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کے دوست رکھے گا تو بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی غالب رہنے والی ہے۔

دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔جو مرتد ہیں۔یعنی جو قرآن پاک سے مرتد ہو کر کافر بن جاتے ہیں۔یعنی فرقے بنا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقہ بنانے سے منع کیا تو یہ لوگ قرآن پاک کی بات سے پھر گئے تو مرتد ہو گئے۔تو ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیگا۔جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کریگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دین یعنی قرآن پاک سے مرتد ہونے والے لوگوں کا زکر ہے۔۔ ایسے لوگوں کو مرتد کہا گیا ہے۔اور کافر کہا گیا ہے۔زرا غور کریں۔کہ لوگ کس طرح مرتد ہو کر کافر بنتے ہیں اس کے لیے سورہ آل عمرآن کی آیات 100 تا 103 کے پہلے حصے کا ترجمہ دیکھیں۔جس کا میں خلاصہ بیان کر رہی ہوں۔جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ایمان والے اگر فرقہ بنائیں گے۔تو وہ دوبارہ سے کافر بن جائیں گے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دیتے ہیں ۔جس کا طریقہ یہ بتایا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے اور فرقہ بنانے سے منع کیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کیا ہے۔اور قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دیا ہے۔اب جو لوگ قرآن پاک کی بات سے پھر جائیں گے یعنی مرتد ہو جائیں گے۔اور فرقہ بنا لیں گے۔ تو وہ کافر ہو جائیں گے۔اس طرح وہ مرتد ہو گئے۔اور کافر بھی بن گئے۔کافر کی

مکمل تفصیل کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ کافر کسے کہتے ہیں

خواتین وحضرات

**آئیں ایک بار پھر قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے راضی ہو جاتا ہے۔ اور کون لوگ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے۔ اور کون سے لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ واضح دلیل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ اور قرآن پاک پر قائم رہنے والوں کی کیا عظمت ہے۔ ان آیات میں جانتے ہیں۔**

**سورہ البینہ۔ آیات 4 تا 8۔ پارہ 30**

اور وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی۔ انہوں نے واضح دلیل آ جانے کے بعد فرقے بنائے اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اُس کی غلامی کریں یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سیدھا دین ہے۔ بے شک جو لوگ کتاب والوں اور مشرکوں میں سے کافر ہوئے۔ وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوئے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے یہ بدلہ ہے اُس کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو بہترین مخلوق ہے دوسری قسم بدترین مخلوق کی ہے۔

بہترین مخلوق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں فرقہ نہیں بناتے جو خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں یہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے اور ان کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں یہ جنت والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے۔ اور بدترین مخلوق وہ ہیں جنہیں واضح دلیل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب ملی مگر انہوں نے فرقے بنا لیے یہ بدترین مخلوق ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر اور مشرک فرقہ بنانے والوں کو کہا گیا اس کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔ کافر کسے کہتے ہیں۔ مشرک کسے کہتے ہیں۔

سورہ حج آیات 3 تا 4 پارہ 17

**اور بعض لوگ وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے جھگڑتے ہیں۔ اور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔ کہ بیشک جو اسے دوست رکھے گا۔ تو بیشک وہ ضرور اسے گمراہ کر دے گا۔ جہنم کے عذاب کی طرف اس کی ہدایت کرے گا۔**

**خواتین وحضرات!**

**علم قرآن پاک کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ لوگوں میں بعض وہ ہیں۔ جن کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ وہ سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔ کہ جو شیطان سرکش کو دوست رکھے گا۔ تو وہ شیطان اسے ضرور گمراہ کر دے گا۔ اور جہنم کی طرف اس کی رہنمائی کرتا رہے گا۔**

خواتین وحضرات

کیا ہمارے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ اگر ہم نے قرآن پاک کا علم حاصل نہ کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست نہ بنایا۔ اور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے رہے۔ تو گمراہ ہو جائیں گے اور جہنم میں جا پہنچیں گے۔

سورہ انعام آیات 119 تا 120 پارہ 7

اللہ تعالیٰ کہے گا۔ کہ آج یہی وہ دن ہے۔ کہ جب سچوں کو اُن کی سچائی فائدہ دے گی۔ اِن کے لیے جنتیں ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور وہ اِن میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور زمین اور آسمانوں اور جو کچھ میں ہے۔ سب بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام حق یعنی سچ ہے۔اور قرآن پاک کا بھی ایک صفاتی نام حق یعنی سچ ہے۔اور جولوگ قرآن پاک کے سچ کو ماننے والے ہوں گے ۔وہ سچے لوگ ہوں گے۔اوران کی سچائی ہی ان کوفائدہ دے گی۔

اِن کے لیےجنتیں ہوں گی۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔اور وہ اِن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوااا ور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔اورزمین اورآسمانوں اور جو کچھ میں ہے۔سب بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے۔اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب بیان کیا گیا ہے۔جو وہ قیامت والے دن دیں گے۔

اللہ تعالیٰ کہے گا۔کہ آج یہی وہ دن ہے۔کہ جب سچوں کواُن کی سچائی فائدہ دے گی۔اِن کے لیےجنتیں ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوااا ور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔اورزمین اورآسمانوں اور جو کچھ میں ہے۔سب بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے۔اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

سورہ زخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک غلام تھا۔جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔اور اگر ہم چاہتے۔تو زمین میں فرشتے پیدا کردیتے۔اور وہ جانشین ہوتے۔اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔مگر تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔اور میری اطاعت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔اور شیطان تم کوروک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔اور جب عیسیٰؑ واضح دلائل لے کر آئے۔تو اُس نے کہا۔کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔اور اس لیے بھی آیا ہوں۔کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کردوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہےتم اس کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔حضرت عیسیٰؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور کہا۔کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔جن میں
تمھیں اختلاف ہے۔میری اطاعت کرو۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔یعنی عیسیٰؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا۔اور یہی سیدھا راستہ تھا۔

## احاطہِ کتاب

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہ بتانا ہے۔کہ دنیا بھر میں صرف دو فرقے ہیں ایک اللہ تعالیٰ کا فرقہ دوسرا شیطان کا فرقہ۔جو للہ تعالیٰ کی کتاب یعنی ہدایت پر ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کا فرقہ ہوگا۔اور جو دنیا کے کسی بھی فرقے کی اطاعت کرنے والا ہوگا۔وہ شیطان کا فرقہ ہوگا۔

صرف اللہ تعالیٰ کے فرقے پر نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔کیونکہ یہی ایمان والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہیں۔اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کردیں گے۔اور جنت میں داخل ہوں گے ان پر سلامتی ہے۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے لوگ ہیں۔یہ کام رسول بھی کرتے ہیں ۔اور یہ کام ایمان والے بھی کرتے ہیں۔کیونکہ ایمان والے رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے جڑے رہتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کومظبوطی سے پکڑے رکھتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑے رکھتے ہیں۔اور فرقے نہیں بناتے۔اس لیے ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔کیونکہ یہ قرآن پاک کی ہدایت پر ہوں گے اور یہ پرہیز گار لوگ ہوں گے۔جو کامیاب ہونے والے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو رسول ﷺ کی آواز کو سنتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کو سنتے ہیں۔جو قرآن کا فرمابردار ہوتا ہے۔وہ رسول ﷺ کی آواز کو سننے والے ہیں۔رسول ﷺ نے قرآن پاک کی اطاعت کی۔یہ قرآن پاک مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کیطرف سے آنکھیں ہے۔وہ اس کو دیکھیں گے۔کیونکہ رسول ﷺ نے اسکی اطاعت کی۔اور مسلمان بھی اس کی اطاعت کریں گے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔

سورہ اعراف آیات 202 تا 203 پارہ 9

آپ ﷺ کہیے۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔

کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ میں تو صرف اس کی چیز کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ قرآن پاک ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

آئیں ان آیات کو زرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔۔

سورہ اعراف آیات 202 تا 203 پارہ 9

اور جب آپ ﷺ ان کے پاس کوئی معجزہ نہ لائیں۔ تو کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خود کوئی معجزہ کیوں نہ بنا لیا۔ آپ ﷺ کہیے۔ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے پروردگار کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ اور جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو۔ اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ معجزے طلب کرنے والوں کے جواب میں کہتے ہیں۔ کہ میں تو صرف وحی کی اطاعت کرنے والا ہوں۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ایمان لانے والوں کیلیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات

ہم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے منہ موڑ رکھا ہے۔ ہدایت اور رحمت سے منہ موڑ رکھا ہے۔ اور قرآن پاک کی طرف سے کان بند کیے ہوئے ہیں۔ اور معجزوں کی تلاش میں ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نے قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت کہا۔ کیا ہم جو خود کو رسول ﷺ کا اطاعت گزار کہتے ہیں۔ قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں۔ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی اس کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ کیا ہم آنکھوں والے ہیں۔ یا اندھوں کی طرح قرآن پاک پڑھ رہے ہیں۔

سورہ انعام۔ آیت 105۔ پارہ 7

بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں یعنی قرآن پاک آ گیا ہے۔ اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

سورہ انعام۔ آیات 50 تا 51۔ پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اس آیت میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھا۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہمارے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ تو ہم انکھوں والے ہیں ورنہ اندھے ہیں۔

**سورہ ق۔ آیت 37۔ پارہ 26**

بے شک اس قرآن پاک میں اُس کے لیے نصیحت ہے۔ جس کا دل ہو یا وہ کان لگاتا ہو۔ اور وہ متوجہ ہو۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ صرف قرآن پاک کے ذریعے انسان کو نصیحت حاصل کرنے کا حکم دے رہیں ہیں۔
قرآن پاک سے صرف وہی نصیحت حاصل کرسکتا ہے۔جس کے پاس دل ہو یا وہ کان لگا کر سنتا ہو۔اور وہ متوجہ ہو۔